

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَلَوْ مِثْرَ  
 بِهِ وَنَسُو كُلِّ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَالْفُتَيْنَا  
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَسْأَلُ اللَّهَ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ  
 يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ عَزَّ شَانُهُ وَجَلَّ جَلَالُهُ وَعَمَّ نَوَالُهُ  
 وَتَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ لَا مِثَالَ لَهُ وَلَا نُظِيرَ لَهُ  
 وَلَا مِثْلَ لَهُ وَلَا جَوَابَ لَهُ وَلَا عِدَّةَ لَهُ وَلَا  
 نَشْهَدُ أَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَنَبِيَّنَا وَشَافِعَنَا وَرَسُولَنَا وَهُوَ  
 إِمَامُنَا وَسُلْطَانُنَا وَكَرِيمُنَا وَكَفِيلُنَا وَحَبِيبُنَا وَمَلِكُنَا وَاقِفُنَا  
 سَنَدُنَا وَطَبِيبُنَا وَطَبِيبُ قُلُوبِنَا وَمُلْجَأُنَا وَمَأْوَانُنَا وَنَعُوذُنَا  
 نِيَّاتُنَا وَغِيُوثُنَا وَمُغِيثُنَا وَغَيْنُنَا وَغِيُوثُنَا وَعِيَانُنَا وَمُعِينُنَا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ  
 عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

میرے بزرگوار دوستو! یہ آیت کریمہ جو ذات باری تعالیٰ نے ارشاد  
 فرمائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جان لو اے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پر خوف  
 ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ واضح ہو کہ خوف مستقبل کی بات کا ہوا کرتا ہے اور  
 غم ماضی کی بات پر ہوا کرتا ہے۔ اس کے برعکس گزرے ہوئے واقعات خدشات کو محسوس  
 کر کے خوف ہوا کرتا ہے اس کے برعکس گزرے ہوئے واقعات میں غور کر کے  
 جبکہ وہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ غم ہوا کرتا ہے۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ نہ  
 نوا نہیں ماضی پر وقت کے گزر جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل پر آنے والے



وقت کا خوف ہوتا ہے چونکہ اللہ دالے اللہ کے ولی ہیں۔ جیسا وہ اللہ کے ولی ہیں  
تو اللہ ان کا ولی ہے جیسا کہ حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد

فرماتے ہیں

اولیاء اللہ اللہ اولیاء  
ہیں ہے

اولیاء اللہ اللہ اولیاء  
ترجمہ: جو اللہ کے ولی ہیں اللہ ان کا ولی ہے

یہاں پر ایک نکتہ سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے اس پر غور فرمادیں، دلی اور دہلی تین

فرق ذہن نشین کریں۔ ولایت ایک منصب ہے ایک مرتبہ ہے جس کا ولی حاصل ہے

یعنی ولی صاحب ولایت کو کہتے ہیں مطلب واضح ہے کہ ولی کا الگ وجود ہے اور

انسانیت کا الگ وجود ہے جیسے غلام اور غلام کے فریق کو سمجھنے سے غلام ہوتا ہے۔ غلام کا

وجود ہے اور عالم وجود ہے جو علم کے مرتبہ کیا جا رہا ہے پس

حربِ عالم کو ختم کر دیتے ہیں۔ بائسکل، ایسے ہی نئی اور بہتر کو کھینچیں۔ جدت، ایک مذہب ہے۔

ایک مرتبہ نبی اس مرتبہ کا حوا ہے جس سے نبی وہ ہے جو معاصیہ نبوت ہے۔

برادران محترم! اب ولایت اور نبوت کے علم کا فرق ذہن مستین کریں۔

نبوت نے ورثہ فرمایا عَهِدْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

انے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں سے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کسی بھی جہان کا ساک

اے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی متغیریں۔ اس کے برعکس وہ ثابت ہے ارشاد فرمایا۔

کہ غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ محبوبِ بھائی، قطبِ ربانی، سمجھاؤ اور سکھائو

غوث احمد انی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ایک

مستقبل پر رائی کا دامن ہوتا ہے۔ اس لیے دونوں کے فرق کو ابھی طرح کے دور میں  
شار و بندہ یا نثر کی بنیاد پر مستقبل پر رائی کا دامن ہوتا ہے۔ اس لیے دونوں کے فرق کو ابھی طرح کے دور میں

ارشاد نبوت ہاتھ کی چٹائی سمیٹھیلی ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ ہاتھ کی چٹائی ہے۔



میں سے یعنی دائیں بائیں 'اوپر نیچے' آگے پیچھے میں سے ایک جہت جو نیچے کی طرف ہے  
 وہ آنکھوں سے اوجھل ہے۔ شرقی، غربی، شمالی، جنوبی اور فوقی جہات نمایاں ہیں لیکن  
 حقیقی جہت یہ وہ ہیں ہے۔ اس کے برعکس نبوت کا ارشاد ہے ہاتھ کی چٹیل مٹھیلی سے  
 یوں نمایاں ہے کہ کوئی جہت بھی پر وہ میں نہیں ہے۔ پس جہاں ولایت انتہا کرتی ہے  
 وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ جیسے جہاں مادیت انتہا کرتی ہے وہاں سے  
 روحانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔

ارب ذات باری تعالیٰ کے علم کے متعلق غور کریں کہ جس کی ذات بے حد ہے اس  
 کے صفات بھی بے حد ہیں ایسا ہو نہیں سکتا کہ ذات بے حد ہو اور صفات محدود ہوں یا ذات  
 محدود ہو اور صفات بے حد ہوں انسان کو پہلے علم ہوتا ہے پھر معلوم ہوتا ہے یعنی وہ علم  
 کی منزل سے گذر کر معلوم تک پہنچتا ہے۔

میرے دوستو! ذات باری تعالیٰ کو اس کے برعکس یوں سمجھو کہ اُسے پہلے سے  
 معلوم ہے پھر علم ہے۔ اسی لئے اللہ والے بیان فرماتے ہیں کہ علم سے معلوم مقدم ہے  
 انسان کے لئے علم مقدم ہے اور معلوم مؤخر ہے لیکن ذات باری تعالیٰ کے لئے  
 معلوم مقدم ہے۔ اور علم مؤخر ہے۔

اسی مقام پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذات  
 باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات باری تعالیٰ کے نفس سے ذات باری تعالیٰ کو علم عطا  
 کر دیا۔ چونکہ وہ ذات بے حد ہے مجرور ہے۔ بیکتاب ہے اور لا تشا ہی ہے کسی کا محتاج  
 نہ ہے۔ پس خود ہی ایک مرتبہ میں عالم ہے۔ علم، عالم، معلوم یہ تینوں مرتبہ  
 اسی ذات باری تعالیٰ کے ہیں جو بے حد ذات ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد  
 ہے کہ مَكَانُ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ مَحَلًّا شَيْئًا۔ ذات باری تعالیٰ ہی تھی اس کے  
 ساتھ کوئی شئی نہ تھی۔ تو جب اُس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی تو اب بھی اس کے ساتھ



کوئی شے نہیں مانی جاتے گی۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ **فَبَلِّغِ الْاٰیٰتِ كَمَاۤ اُتٰیكَ بِهَا**۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ تو جب کچھ نہ تھا اور ذات حق تھی تو اس کو سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ کوئی شے اس سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ اس کی معلومات ایسی ہی تھیں کہ اس کے علم کی کنہ کی کنہ میں سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ وہ پہلے بھی علیم تھا اور اب بھی علیم ہے اور پھر بھی علیم رہے گا۔ وہ ماضی حال اور مستقبل کی قید سے پاک ہے اس کی معلومات بھی ایسے ہی پاک ہیں۔ نہ اس کی ذات کے لئے قید مکان ہے اور نہ قید زمان ہے اور نہ اس کی صفات کے لئے قید مکان ہے اور نہ قید زمان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ **اِنَّ اللّٰهَ تَدْرِىۤ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا**۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے علم سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ اس کا علم علت معلول سے پاک ہے اور اس کا علم واسطے اور وسیلہ سے بھی پاک ہے۔ جیسے دھوئیں اور آگ کا علم انسان کو واسطے سے معلوم ہوتا ہے دھواں دیکھ کر انسانی علم کہہ اٹھتا ہے۔ کہ دیاں پر آگ ہے دھوئیں کا وجود آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو انسان کو آگ کا علم دھوئیں کے وسیلہ سے حاصل ہوا۔ ذات باری تعالیٰ کا علم ان معنوں میں نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اس کا علم واسطے کی علت سے اور وسیلہ کی علت سے پاک مانا جائے گا۔

میرے دوستو! ذات باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ **وَكُلِّ شَیْءٌ اٰخِصٰیۡنَہٗ فِیۡ اِمَامٍ مّبٰیۡنٍ** ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا۔ اس کو لوح محفوظ میں۔ اور حدیث شریف میں آنحضرت سرکارِ دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذات حق نے قلم کو ارشاد فرمایا۔ **اَلْکُتُبُ فِیۡ سُلٰمٰتِیۡ وَ مَا کُتِبَ کَیۡفَیۡنَ** "اللیٰ یومر القیامۃ"۔

اے قلم لکھ دے جو کچھ میرے علم میں ہے۔ اور جو کچھ ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ ذات باری تعالیٰ نے حکم فرمایا اور قلم نے تعمیل کر دی۔ اس کا مقام پر



امام حسین علی مقام رضی اللہ عنہ نے میراثہ العارفین میں ارشاد فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ وَاَوْزَجَ فِی الْقَلَمِ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

جس نے نکال (علم) نون سے اور درج کر دیا قلم کے منہ میں۔ ذات باری تعالیٰ

نے کلام اللہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ تَوَالِقِیْمٌ وَصَایِطُ وُنْ۔ میں قسم کھاتا

ہوں سیاہی کی اور میں قسم کھاتا ہوں قلم کی اور جو کچھ وہ سطر بنائے تو ذات باری

تعالیٰ نے سیاہی، قلم اور سطر تین مرتبوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اے یوں سمجھئے کہ سیاہی علم کا وہ مرتبہ ہے جہاں تمام معلومات چھپی ہوئی ہیں یا تمام

حروف، الفاظ، کلمہ، کلمات، کلام چھپی ہوئی ہے لیکن امتیاز نہیں کیا جاسکتا ہے

اور ذات باری تعالیٰ کے علم کی کتبہ کی کتبہ میں وہ سب کچھ معلوم ہے یعنی ذات باری

تعالیٰ سے سیاہی کا مرتبہ بھی چھپا ہوا نہیں ہے بھروسہ معلومات قسم کے منہ میں درج

کرتے تو قلم کے مرتبہ میں بھی تمام معلومات مجمل درج کر دی گئیں۔ پھر سطر کے مرتبہ

میں وہ تمام معلومات منفرد ہیں۔ اس لئے حدیث شریف میں

ارشاد ہوتا ہے۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِیْ۔ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ قَلَمَ

اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نَفْثَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا۔ سب سے

پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا یہ تینوں

مراتب اور تینوں مقام اور تینوں صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔ یعنی آنحضرت

علیہ السلام ہی کے یہ تینوں مراتب ہیں۔ ذات باری تعالیٰ نے بھی حضور کے تینوں

مرتبوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ کہ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو سیاہی

کے مرتبہ میں تھا اور اے محمدؐ کہ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو سطر میں جلوہ گر تھا

اور اے محمدؐ کہ تیرے اس مرتبہ کی قسم جو تو سطر میں جلوہ گر ہوا۔

نوٹ: حروف، الفاظ، کلمہ، کلمات، کلام سب سے سب سطر میں جلوہ گر ہوتے ہیں یہی وہ مقام



ہے۔ جہاں علامہ اقبال فرماتے ہیں

گنبد آگین رنگ تیرے محیط میں حباب لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود کتاب

تو اب ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ **مَكَلَّ شَيْءٌ اَخَصِيْنَهٗ**

فِي اِمَامِ مَجْبُوْن۔ (ترجمہ) ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا اس کو

لوح محفوظ میں۔ تو حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لوح محفوظ است بیش از این اور ایسا از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

ترجمہ لوح محفوظ اولیاء اللہ کے سامنے ہوتی ہے جو چھ وہاں محفوظ ہے وہ خط سے

نہلی سے پاک ہے۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ زلی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک

عظیم اللہ واسے گذرے ہیں۔ جفر کا علم تو حضور کا عظام تھا۔ یہ آپ کی ادنیٰ

کرامت ہے کہ حضور نے آج سے آٹھ سو سال پیش گوئی ارشاد فرمائی اور وہ

حرف بہ حرف پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بعض حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور

نے تقریباً دو ہزار اشعار سپرد قلم کئے ہیں جن میں سے راقم الحروف کے پاس

صرف ڈو صد اڑتالیس اشعار ہیں۔ بعض کی ردیف "ے بینم" اور بعض کی ردیف

پیدا شد ہے اور بعض قافیہ بیانہ۔ میرانہ۔ گیکانہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ آپ مختلف

شہروں میں مسیاحت فرماتے ہوئے کشمیر تشریف لائے اور وہیں وصال فرمایا۔

انگریزوں کے متعلق مندرجہ ذیل شعر حضور نے ارشاد فرمایا ہے

صد سال حکیم ایساں بر ملک بند میدان اگرید کے عزیزاں ہیں نکتہ از بیابانہ

تو لارڈ کرزن نے اس پیشین گوئی کو ممنوع قرار دے دیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا

ہے کہ سیاحی حکومت صرف ست سو سال بندستان میں رہے۔

اشعار عام ملنے مشکل ہو گئے لیکن محبان اولیاء اللہ شعراء کی تھافت

کرتے رہے ہیں۔ قلمی ہیمنوں میں سینوں میں ذہنوں میں علام محفوظ ہو گئی



اب تو خیر حکومت پاکستان ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے ذہن میں ایک عرصہ سے خیال  
 پیدا ہوا کہ ان اشعار کو یکجا جمع کر کے طباعت کرائی جائے تاکہ یہ مجموعہ محفوظ ہو جائے  
 لہذا جناب میاں علی حسن صاحب سندھری سکریٹری مابین نشا گری بازار اور کارخانہ بازار لاہور کی  
 وساطت سے پیشینگوئی انشاء اللہ اپنی طباعت کی منزل پوری کر کے گئی اور قارئین کرام فیضیاب  
 ہوں گے۔ پس قارئین کرام دعا سے شکر فرمادیں۔

متمنی دعا و حافظ محمد سرور نظامی

طارت آباد، خان پور، لاہور

لاہور



# شجره نسب حکومت مغلیہ

امیر تیمور

سلطان محمد مرزا

سلطان ابوسعید مرزا

سلطان عمر شیخ مرزا

بابر (ظہیر الدین محمد)

سلطان ہندال سلطان عسکری سلطان کامران ہمایوں نصیر الدین محمد

اکبر حلال الدین

مرزا محمد کلیم داسے کابل

جہانگیر نور الدین

سلطان مراد

سلطان دانیال

سلطان شہریار سلطان جہاندار شاہجہان شہاب الدین محمد سلطان پرویز سلطان خسرو

سلطان مراد بخش آدڑنگ زیب عالمگیر محمد محی الدین سلطان شجاع دارا شکوہ محمد

سلطان کام بخش اکبر سلطان اعظم بہادر شاہ معطر سلطان محمد

معطر

سلطان عظیم الشانی

جہاندار شاہ

نجمۃ اختر

فرخ سیر

عالمگیر ثانی

محمد شاہ

عالم شاہ

احمد شاہ

اکبر ثانی

بہادر شاہ ثانی

ساینس ہاب

SCI-HUB.IR





إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ الْأَخْوَفُ عَلَيْهِمُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

لوح محفوظ است پیش اولیاء

از چه محفوظ است محفوظ از خطا

۸۰۰  
اگر سئو ساله

پیش کوئی

جناب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی حرمتہ اللہ علیہ

مہتمم

ایک ایم سرور نظامی

میاں علی حسن جالندہری



راست گویم بادشاہی درجہاں پیدا شود نام اور پور شاہ صاحبقران پیدا شود  
 میں صحیح کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دنیا میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقران ہوگا  
 از روئے تاریخ: تیمور شاہ ۱۳۹۵ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ ان  
 دنوں محمد تغلق ہندوستان پر حکمران تھا۔ چنانچہ محمد تغلق جان بچا کر بھاگا اور شکست  
 ہوئی تیمور شاہ ہندوستان پر قابض ہو گیا۔ پھر ہند سے زیر کثیر لے کر واپس ہمرقندہ چلا  
 گیا۔ دہلی کے گرد و نواح میں ۱۴۱۲ء میں فوت ہوا۔  
 بعد ازاں سیر شاہ کشوستان پیدا ہوا۔ والہی صاحبقران اندر زمان پیدا شود  
 اس کے بعد میراں شاہ سلطان محمد مرزا کشورستان (دنیاء) ظاہر ہوگا۔

اور یہ اُس زمانے میں صاحبقران تیمور شاہ کا والی ہوگا۔  
 چوں کند عزم سفر اواز فنا سو بفا بعد ازاں احوال شاہ انس جاں پیدا شود  
 جب وہ مقام فنا سے بقام کی طرف عزم سفر کرے گا۔ تو اس کے بعد انساو  
 اور جنوں کا بادشاہ ظاہر ہوگا۔ یعنی سلطان ابو سعید مرزا جو بہادر بھی ہوگا۔ اور  
 طاقتور حکمران بھی ہوگا۔  
 بعد ازاں گرد و سرشاہان مالک رقاب گرد آن ہم مدعی بس مہرباں پیدا شود  
 اس کے بعد عمر شیخ شہنشاہ مالک رقاب ہوگا۔ وہ بھی دعویٰ کرنے والا  
 ہوگا اور بہت مہرباں ہوگا۔

بطور گرد و عمرش شیخ مالک این میں در میان عشق و محبت سگیاں پیدا شود  
 مصرع ثانی بھی اسی عمر شیخ کی شان میں جلوہ گر ہے۔

ترجمہ: اس کے بعد عمر بن شیخ اس زمین کا مالک ہوگا۔ وہ بے گمان عشق

عشرت کے درمیان ظاہر ہوگا۔

شاہ بابر بعد ازاں مالک کابل بادشاہ بس دہلی والہی ہندوستان پیدا شود



ترجمہ: شہنشاہ بابر اس کے بعد کابل کا بادشاہ پھر دہلی میں ہندوستان

کا دلی ظاہر ہو گا۔

از سکتہ چوں سدرت بہر ابرہیم شاہ  
ایں یقین اں فتنہ در ملک آں پیدا شود

جب سکندر سے ابرہیم بادشاہ تک نو بت پہنچ جائے گی۔ اس بات کی یقین

سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ ظاہر ہو گا۔ امیر تیمور کا مقرر کردہ نائب سید

خضر شاہ اور اس کے بعد تین دیگر جانشین علاؤ الدین تک برائے نام بادشاہ ہندوستان

کے رہے۔ پس ۱۴۱۵ء سے ۱۴۵۱ء تک یہ خاندان سادات حکمران رہا۔ لودھی

خاندان کی حکومت ۱۴۱۵ء سے ۱۴۵۱ء تک رہی۔

شاہ بابر بعد ازاں ملک کابل بادشاہ  
پس دہلی والی ہندوستان پیدا شود

اس کے بعد بابر بادشاہ ملک کابل کا بادشاہ دہلی میں ہندوستان کا دلی ظاہر

باز نو بت از ہمایوں رسد ز ذوالجلال  
ہم در آن فغاں یکے ز آسماں پیدا شود

ترجمہ: پھر ذات باری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔

اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہو گا۔

(ظہیر الدین محمد بابر) امیر تیمور کی پانچویں پشت سے تھا۔ بابر پانچ

مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ مگر ہر مرتبہ ناکام رہا۔ آخر کار دولت خان

حاکم پنجاب اور رانا سانسکا والی میواڑ نے ابرہیم لودھی سے ناخوش ہو کر

بابر کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی۔ بابر نے موقع غنیمت

جان کر ۱۵۱۹ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور بعد ازاں چار لڑائیاں لڑنے کے

پانچویں مرتبہ فاتح ہوا۔ اس کی حکومت ۱۵۱۹ء سے ۱۵۳۰ء تک رہی۔

باز نو بت از ہمایوں رسد ز ذوالجلال  
ہم در آن فغاں یکے ز آسماں پیدا شود

و آنکہ نامش شیر شاہ اندک جہاں پیدا شود



پہلے درملکستان پیش اولاد رسول

شاہ شاہاں مہربانی ہا کند در حق او

تا زمانے آنکہ اولشکر بیارے سو ہند

تا کہ تہذیب و منزلت از قدر او پیدا شود

با وقار عزت نش چوں خسرواں پیدا شود

شیرشاہ فانی شود پسرش بر او پیدا شود

ترجمہ :- پھر ذات پاری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں نکلیں گی

اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا۔ ہمایوں بادشاہ کو

حادثہ پیش آئے گا۔ اور اس کا نام شیرشاہ ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔

ہمایوں ملک ایران میں جائے گا۔ پیغمبر کی اولاد کے پاس۔ تاکہ اس کی قدر و

منزلت قدر و انوں والی جماعت سے ظاہر ہو۔ تو شہنشاہ اس کے حق میں بانی

فرمائے گا۔ تاکہ اس کی عزت کا وقار ایک حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہو۔ جب

تک وہ ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا۔ شیرشاہ مر گیا ہوگا۔ اور اس کا بیٹا

اس کی جگہ ظاہر ہو گیا ہوگا۔

شیرشاہ جو حسن خان جاگیردار کا لڑکا تھا۔ صوبہ بہار کا منتظم تھا۔ پھر یہ

سویلی ماں کے سلوک سے تنگ کر حاکم بہار کا ملازم ہو گیا تھا۔ رفتہ رفتہ خود

مختار حاکم بن بیٹھا۔ اس وجہ سے ۱۵۴۰ء میں ہمایوں شیرشاہ پر حملہ آور

ہوا۔ لیکن شکست کھائی۔ پس شکست خوردہ ہو کر ایران کی حکومت میں

پناہ گزین ہوا۔ پھر ۱۵۴۵ء میں ایران کی امداد سے کابل اور قندھار

فتح کیا۔ اور ۱۵۵۰ء میں ہندوستان پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اس کی حکومت

۱۵۵۶ء سے ۱۵۵۷ء تک رہی۔

پس ہمایوں دشا برہند قابض ہوئے

بعد ازاں کبیر شاہ کشورستان پیدا شود

ترجمہ :- اس طرح ہمایوں بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کرے گا۔ اس کے بعد اکبر

کے بادشاہ ظاہر ہوگا۔ جلال الدین محمد اکبر ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک تخت نشین رہا۔



بعد از آن شاه جهانگیر است گیتی را پناہ  
 اینکہ آید در جہاں بدر جہاں پیدا شود  
 ترجمہ :- اس کے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ تخت پر جلوہ گر ہوگا۔ تو بہت ب  
 کامل کی طرح ظاہر ہوگا :

جہانگیر نور الدین محمد شہ ۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک تخت نشین رہا  
 چوں کہ در عزم سفر آں ہم سوئے دار البقا  
 ثانی صا قرآن شاہ جہاں پیدا شود  
 ترجمہ :- جب وہ دار البقاء کی طرف سفر کرے گا۔ تو صاحب قرآن ثانی یعنی  
 شاہ جہاں ظاہر ہوگا :

بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند  
 تا کہ سپہ شمع و یہ پیشش آں ماں پیدا شود  
 قرن سے زیادہ یعنی چالیس سال سے کم بادشاہی کرے گا۔ جب اس کا بیٹا  
 اس کے سامنے ہی اُس وقت تخت پر جلوہ افروز ہوگا :  
 فتنہ ہا در ملک دنیز بس کرد و خراب  
 از عجائب ہا بود گر آب و نان پیدا شود  
 اس کے عہد میں فتنہ و فساد ہوگا۔ اور ملک کی حالت بہت خراب  
 ہو جائے گی۔ اس وقت آب و نان میسر ہونا بھی موجب حیرت ہوگا :  
 در تحیر خلق ماند چون چمنیں گرد جہاں  
 مشتری از آسمان آتش فشاں پیدا شود  
 جب دنیا میں اس طرح ہو جائے گا۔ تو خلقت پریشان ہو جائے گی۔  
 آسمان سے مشتری آگ برسانے والا ظاہر ہوگا :

ہیچنان دوششہر باشد بادشاہی کند  
 تا ز فرزندین او کو چاکت ال پیدا شود  
 ترجمہ :- اس طرح بیس سال تک اس کی وہ بادشاہی کرے گا حتیٰ کہ اُس کے  
 بیٹوں میں سے چھوٹا لڑکا اس پر ظاہر ہوگا۔

اور تو پیکند آواز خود اند جہاں  
 والی این خلق عالم بگماں پیدا شود  
 ترجمہ :- وہ اپنی آواز کو دنیا میں قوت کے ساتھ بھرے گا۔ وہ اس جہان



کی خلقت کا والی بیگیاں ظاہر ہوگا۔

شاہجہان شہاب الدین محمد کی حکومت ۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ء تک رہی اس کے دور کے داراشکوہ اور اورنگ زیب تھے۔ ان کے درمیان فسادات برپا ہوئے۔ اور آپس میں بدسلوکی ہوئی۔ رہنایا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ۱۶۵۸ء میں داراشکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جس میں دارا فرار ہوا۔ اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اورنگ زیب نے اس کی گرفتاری کی جدوجہد جاری رکھی۔ بالآخر سندھ کے افغان جاگیردار ملک جیون خان نے روپے کی لالچ میں آکر دارا کو اورنگ زیب کے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ جب دارا دہلی پہنچا۔ تو مقتدیان وقت نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور دارا قتل کیا گیا۔ اورنگ زیب عالمگیر محمدی الدین کی حکومت ۱۶۵۸ء سے ۱۶۸۷ء تک رہی۔

اندازِ آں ثنا قضا و آسمان کو دیدے و آنکہ نام او معظّم در جہاں پیدا شود  
اسی آسمان میں آسمان کی طرف سے ایک فیصلہ ظاہر ہوگا۔ معلوم ہو کہ  
اس کا نام معظّم ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظّم ۱۷۰۷ء سے ۱۷۶۰ء تک حکمران رہا۔  
خلق گرد جمع در دوران او گردان  
ترجمہ:- اس دوران میں خلقت جمع ہو جائے گی اور امن و امان ہو جائے گا  
جہاں کے زخموں پر وہ مرہم کی طرح ظاہر ہوگا۔

ایں جنّتیں چند سالے پادشاہی او کند او فنا گرد ز عالم پس آں پیدا شود  
ترجمہ:- اس طرح چند سال تک وہ بادشاہی کرے گا۔ وہ اس جہاں سے  
فنا ہو جائے گا۔ تو اس کا بیٹا ظاہر ہوگا۔



بہادر شاہ معظّم کا لڑکا جس کا نام فرخ سیر تھا۔ اس کی حکومت ۱۷۱۷ء سے  
۱۷۱۹ء تک رہی۔ جو کہ برائے نام حکومت تھی۔

از طفیل مقدّمش آید جہاں اعتدال غم، حسد، بیزاری، مسترد جہاں پیدا شود  
ترجمہ:- اس کے آنے کے طفیل سے (وسیلہ سے) دنیا اعتدال پر آجائے گی۔  
حسد اور غم دور ہو جائیں گے۔ اور جہاں میں خوشی ظاہر ہوگی۔

بعد ازاں شاہ قوی باز و محمد پادشاہ اوبلاک ہند آید حکمراں پیدا شود  
ترجمہ:- اس کے بعد محمد پادشاہ زور آور قوت والا۔ ملک وستان  
میں آئے گا۔ اور حکمراں ظاہر ہوگا۔

محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء سے ۱۷۲۷ء تک ملک ہندستان پر رہی۔  
بچپناں دو عشر یک سالے بود فرمان و آل بسیر آید سر از سر راں پیدا شود  
محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء اور ۱۷۲۷ء کا فرق اکیس سال ہے۔

ترجمہ:- اس طرح اس کا حکم اکیس سال رہے گا۔ وہ ظہور میں آئے گا  
پس سرداروں میں سے ایک سردار ظاہر ہوگا۔

نادر آید ز ایران ستان تخت ہند قتل ملی بسیر و تیغ آل پیدا شود  
نادر شاہ ایران سے آئے گا۔ ہندستان کا تخت چھین لے گا۔ اہل ملی

کا قتل اس کی تلوار کے زور سے ظاہر ہوگا۔ نادر شاہ کا حملہ ہندستان پر  
۱۷۳۹ء میں ہوا۔ نادر شاہ ایک معمولی چرواہا تھا۔ اپنی قابلیت سے ترقی

کر کے ایران کا بادشاہ بن گیا۔ بعد میں کابل اور قندھار پر قابض ہو گیا۔ ہندستان  
کی حکومت کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ۱۷۳۹ء میں ہندستان پر حملہ کیا۔

محمد شاہ نے شکست کھا کر صلیح کی التجا کی۔ زور شاہ محمد شاہ کے جہان کی  
حقیقت سے وہی عالم و انجلی ہوا۔ ہندوستان کسی سے اقوام اثر اور نادر شاہ



مارا گیا۔ اس پر دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ جس پر نادر شاہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے دہلی میں قتل عام کا حکم دے دیا۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگان دہلی قتل ہوئے۔ آخر محمد شاہ کی التجا پر نادر شاہ نے قتل عام بند کرایا۔ قریباً دو ماہ دہلی میں ٹوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھا۔ بعد ازاں کوہ نور مہرا اور تخت طاؤس اور بے شمار دولت لے کر ایران واپس چلا گیا۔ اور حکومت مند کو مفلس کر گیا۔

چوں کنارِ عزم سفر سے بقا آں جدا رخنہ دُخاندانش از میاں پیدا شود ترجمہ:۔ جب وہ تاجدار ہند عالم فنا سے بقا کی طرف سفر کا عزم کرے گا۔ اس کے خاندان میں ایک رخنہ اس کے درمیان میں سے ظاہر ہوگا۔ بعد ازاں شاہ قوی اور احمد پادشاہ اور ملک ہند ایک حکم آں پیدا بشود ترجمہ:۔ اس کے بعد احمد بادشاہ قوی زور ہے۔ وہ ہندوستان کے ملک پر جلوہ گر ہوگا اور اس کا حکم ظاہر ہوگا۔

محمد شاہ (رنگبیل) کی وفات کے بعد اس کا لڑکا احمد شاہ حکمران ہوا جس کی حکومت برسے نام چند سالہ تھی۔ بڑے بڑے سردار یا بھی جنگ و جدل میں مصروف رہے۔ روہیلوں نے بغاوت کر دی۔ اس کے فرو کرنے پر احمد شاہ کو مرہٹوں سے مدد حاصل کرنا پڑی۔ ۱۷۶۱ء میں احمد شاہ درانی نے پنجاب پر حملہ کیا جس میں اسے فتح ہوئی۔ پنجاب کا علاقہ درانی سلطنت میں شامل ہوا۔ ۱۷۶۱ء میں احمد شاہ کو اس کے وزیر غازی الدین پسر اسف جاہ نظام الملک والئی دکن نے اندھا کر کے تخت سے اتار دیا۔ ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ کوہ پناہ بنا رہا۔ ۱۷۶۱ء تک حکمران رہا۔ احمد شاہ کی



حکومت ۱۷۴۰ء سے ۱۷۵۲ء تک رہی۔ اس کے بعد عالم شاہ جو عالمگیر ثانی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی حکومت ۱۷۵۹ء سے ۱۷۶۷ء تک رہی۔ اور اکبر ثانی ۱۷۶۷ء سے ۱۷۸۳ء تک حکمران رہا۔ اور بہادر شاہ ظفر ثانی ۱۷۸۳ء سے ۱۷۸۵ء تک برائے نام شہنشاہ ہندوستان رہا۔ لیکن ان کے متعلق کوئی شعر ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔

شاہِ بابر بادشاہِ بابر کے چند دُمیاں نش یک فقیر از سالنِکاں پیدا شود ترجمہ :- وہ جو بابر بادشاہ ہوگا اس کے چند روز بعد اس کے درمیان سالکوں میں سے ایک فقیر ظاہر ہوگا۔

نامِ اونا ناک در آرد جہان باو کے جوع گرم بازار فقیر بیکراں پیدا شود ترجمہ :- اس کا نام ناک ہوگا۔ دنیا اس کی طرف رجوع کرے گی اس بے اندازہ فقیر کا گرم بازار ظاہر ہوگا۔ یعنی چرچا ہوگا۔

دُمیاں ملکِ پنجاب نش شو شہرِ تمام قوم سکھانِش مرید پیراں پیدا شود ملکِ پنجاب کے درمیان فی حقہ میں اس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی۔ اور ان کا وہ پیروں نمایاں ہوگا۔

نوٹ :- لفظ سکھ کو لکھتے وقت اردو میں کھ استعمال ہوتی ہے۔ لیکن فارسی میں ہاتھ لاہوری استعمال کی جاتی ہے۔ دو آنکھوں والی ہا استعمال نہیں کی جاتی۔

بادا گور و ناک صاحب کی پیدائش ۱۷۴۲ء میں ہوئی اور وفات ۱۷۶۸ء میں ہوئی۔

قوم سکھانِش چہرہ سنتی ہا گند در مسلمان تاجہل این رجوع بدعت اندر آں پیدا شود ترجمہ :- سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم و ستم کرے گی۔ ظالم و بدعت چالیس



سال تک اُس میں ظاہر ہو گا۔  
 بعد ازاں گِر دِنصارِ ملک وِیاں تِکام تا صدی حِکمش میاں وِستاں پیداشو  
 ترجمہ :- اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کر لیں گے۔

سو سال تک ان کا حکم ہندوستان پر جلوہ گر رہے گا۔  
 ظلمِ عداوتِ چوں وں گردِ برہمنِ دنیاں از نصارِ دینِ مذہبِ یاں پیداشو  
 ترجمہ :- جب اہل ہند پر ظلم اور عداوت کی زیادتی ہو جائے گی۔ اور  
 عیسائیوں کی طرف سے دین و مذہب کو نقصان ظاہر ہو گا۔

ملک ہندوستان پر عیسائیوں کی حکومت پوسے سو برس رہی ہے۔  
 وہ شعر ہے جس کی وجہ سے لارڈ کرزن نے یہ پیش گوئی قانونا ممنوع قرار دے  
 دی تھی۔ اور فتنہ مرزاکیاں (مرزا غلام احمد قادیان) انگریزوں کا ہی بڑا  
 ہتھیار ہے۔ اس کی وجہ سے دین اسلام کو عیسائیوں نے کافی نقصان پہنچایا۔  
 احتواء سازِ دِنصارِ اُنی فکِ دِجنگِ جِہم نکبتِ اِدبارِ ایشاں نشاں پیداشو  
 ترجمہ :- جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کر دے گا۔ تباہی اور  
 بربادی کا نشان ان کے لئے ظاہر ہو گا۔ عالمگیر جنگ اول جو ۱۹۱۴ء سے شروع  
 ہو کر ۱۹۱۸ء تک رہی۔ جرمنی سے لڑی گئی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ ۱۹۳۹ء  
 سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف سے لڑی گئی۔

نوٹ :- ان جنگوں میں از روسے مذہبِ عیسائیوں کے لئے تباہی  
 اور بربادی ہوئی۔ چونکہ دونوں ہی اہلِ جرمن اور اہلِ برطانیہ عیسائی ہی  
 تھے۔ از روسے قومیت وہ جرمنی کے باشندے اور وہ برطانیہ کے باشندے تھے۔  
 فاتحِ گردِ نصارِ لیکن از تاراجِ جنگ حُصُفِ بیدِ درِ نظامِ حکمِ شہاں پیداشو  
 ترجمہ :- اہلِ برطانیہ عیسائی جرمنوں پر فتح پالیں گے۔ لیکن جنگ کی تباہ کاری



سے ان کے نظام حکم میں بہت زیادہ کمزوری ظاہر ہوگی۔ (جس کی بنیاد پر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے)

واگزار ہندو را از خود مکرز مکرشاں      خلقش را جانگسل و درمان پیداشود

ترجمہ:۔ عیسائی ہندوستان کو اپنے آپ چھوڑ جائیں گے۔ لیکن ان کے مکر سے ایک جان لیوا جھگڑا لوگوں میں ظاہر ہوگا۔

دو حصہ جس ہند گرو و خون آدم مشدوٰں      شورش و فتنہ فروز گماں پیدا شود

ترجمہ:۔ چونکہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس لئے انسانوں کا خون جاری ہوگا۔ شورش اور فتنہ و ہم و گماں سے بھی زیادہ ظاہر ہوگا۔

لامکان باشند ز قہر ہندوٰں من بسے      غیرت ناموس مسلم رازیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ و غضب سے بے گھر ہو جائیں گے۔ یعنی مہاجر ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی غیرت اور ناموس کو نقصان ظاہر ہوگا۔

یعنی مسلمانوں کی لڑکیاں اور عورتیں چھین جائیں گی۔

مونا یا ہندو ماں خطہ اسلام خوش      بعد از رنج و عقوبت بختیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ مسلمان اپنے اسلام کے علاقہ میں امان حاصل کر لیں گے۔ مینرا اور مصیبت کے بعد ان کی تقدیر ظاہر ہوگی۔

پاکستان چونکہ ۱۹۴۷ء چودہ اگست کو معرض وجود میں آیا۔ تو قتل و

خون کا ہونا اور مسلم عورتوں اور لڑکیوں کا ہندوستان میں رہ جانا کسی سے

بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ خصوصاً مہاجر مسلمانوں نے کس طرح جان و مال کی

قربانی دے کر خطہ پاکستان حاصل کیا ہے۔ اس لئے مہاجر کو انصاف پر

یعنی مقامی پرفضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ ذات باری تعالیٰ نے کلام پاک میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى الْأَنْصَارِ۔



نعرۂ اسلام بلند شد لیکن ادوار چرخ بعد از ان بار دیگر یک قہر شاں پیدا شد  
ترجمہ :- اسلام کا نعرہ بیس سال تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد

دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

تنگ یا شدہ پر مسلمانانِ زمین ملک خلیفہ  
ترجمہ :- مسلمانوں پر ان کے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی۔ تباہی اور

بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

بھٹی خان کے دورِ حکومت ۱۹۶۹ء مارچ سے ۱۹۷۱ء دسمبر تک بنا۔

ہے۔ اور دو عیدوں کے درمیان جو جنگ بائیس نومبر ۱۹۷۱ء ہندوستان  
اور پاکستان کے مابین لڑی گئی۔ سقوط مشرقی پاکستان اسی وجہ سے ظہور  
میں آیا۔ دیگر مغربی پاکستان سے تین دسمبر ۱۹۷۱ء کو جنگ شروع کی گئی۔  
اس میں مسلمانوں کی پوری پوری تباہی اور بربادی ظاہر ہوئی۔ صدر بھٹی خا  
کی نااہلی اور لاپرواہی سقوط مشرقی پاکستان کا باعث بنی۔ ایک لاکھ فوج  
جنگی قیدی بنی۔ ملک کا پورا صوبہ ہاتھوں سے نکل گیا۔ غیر ہنگالیوں پر ظلم کیا  
گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ غیر ہنگالی اور ہنگالی جو متحارہ پاکستان کے حامی تھے۔  
جان سے مارے گئے۔ اس سے قبل بیس سال تک مسلمانوں کا بول بالا رہا۔  
اور عظمتِ اسلام درخشاں رہی۔

بعد از تدلیل شاں از رحمت پروردگار نصرت و امداد از ہمسایگان پیدا شد  
ترجمہ :- ان کی ذلت کے بعد رب العزت کی رحمت سے نصرت اور امداد

ہمسایہ ملکوں سے ظاہر ہوگی۔

لشکرِ منگول آید از شمال بہر ہون فارس و عثمان مجارہ گراں پیدا شد  
ترجمہ :- منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کے لئے آئے گا۔ ایران واسے اور



ٹرکی والے بھی مدد کار ظاہر ہوں گے۔

ابن اسباب عظمت بعد حج کردیدید نصرانے از غیب جو مومنوں پیدا شود

ترجمہ :- کارروائی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہوں گے۔ جب

مسلمانوں پر غیب سے مدد ظاہر ہوگی، ہمسایہ ملک خصوصاً افغانستان۔ ایران اور ٹرکی مدد کار ثابت ہوں گے۔

سعود عرب۔ لیبیا۔ مصر۔ شام۔ عراق۔ اردن۔ غرض تمام بلاد اسلامیہ جو مشرق وسطیٰ میں موجود ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے مدد کار ثابت ہیں۔

اہل علم کے نزدیک چار قومیں امتیاز کی جاتی ہیں۔ آریہ۔ منگولیہ۔ حبشیہ۔ یورپیہ۔ اہل یورپ گورے رنگ کے لوگ ہیں۔ اہل ابل حبشہ

سیاہ رنگ کے لوگ ہیں۔ اہل آریہ ہندوستان و پاکستان ممالک اسلامیہ وغیرہ کے لوگ ہیں۔ اہل منگولیہ۔ انڈونیشیا اور چائنا کے باشندگان

ہیں۔ پس مغربی پاکستان کے شمال میں ملک چین ہی ہے۔ جو پاکستان کا دوست ملک ہے۔ اس لئے لشکر منگول چائنا کی فوج کی طرف حضرت

نعمت اللہ شاہ ولی صاحب کا اشارہ ہے۔ اور یہ امداد کے تمام اسباب۔ ارذی الحجہ کے بعد ظہور میں آئے ہیں۔ معام ہوتا ہے کہ ماہ محرم

میں تمام امدادی سامان پہنچ جائے گا۔ آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

قدر حق میکند غالباً چنان مغلوب ا از عتق بینیم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ :- ذات باری تعالیٰ کی قدرت اس طرح مغلوب کو غالب کر دے گی۔ میں گہری نظر سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ مسلمان فاتح ہوں گے۔ یعنی کامراں ظاہر ہوں گے۔ پانصد ہفتاد ہجری بچوں میں گنتہ قادر مطلق جنہیں خواہ چنان پیدا شود

ترجمہ :- جب یہ اشعار کہے گئے تو اس وقت منہ سے یہ نکلے۔



قات باری تعالیٰ اس طرح چاہتے ہیں۔ اور اسی طرح ظاہر ہو گا۔  
 چوں شود در دور آنہا بود بدعت راج شاہ غریبی بہر فحش و فحشاں پیدا شود  
 ترجمہ: جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت کو رواج ہو جائے گا غریب  
 کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کے لئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے  
 والا ظاہر ہو گا۔

قاتل کفار خواہد شد شہر شمشیر علی حامی دین محمد باسباں پیدا شود  
 ترجمہ:۔۔ (یہ) شمشیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہو گا۔ مگر درو عالم  
 محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی حمایت کرنے والا ہو گا۔ اور ملک  
 پاسباں ظاہر ہو گا۔

در میان این آں گرد و لبے جنگ عظیم قتل عالم بے شہر جنگاں پیدا شود  
 ترجمہ:۔۔ اس کے اور اس کے درمیان ایک بڑی جنگ عظیم لڑی  
 جائے گی۔ ان کی جنگ سے ایک عالم کا قتل شک شبہ کے بغیر ظاہر ہو گا۔  
 فتح یابد شاہ غربستان بنو تیر تیغ قوم کافر آشکست بیگماں پیدا شود  
 ترجمہ:۔۔ غربستان کا بادشاہ ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل  
 کرے گا۔ اور کافر قوم کو ایسی شکست ظاہر ہوگی جو وہ ہم دگساں سے  
 بھی باہر ہوگی۔

غلبہ اسلام باشد تا چیل و ملک بعد از آن جہاں ہم از صفہاں پیدا شود  
 ترجمہ:۔۔ اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔

اس کے بعد وہاں (کافر) اصفہان شہر سے ظاہر ہو گا۔  
 از برائے دفع آن جہاں مے گوئم شنو عیسیٰ آید ہمدی خرمایاں پیدا شود  
 ترجمہ:۔۔ اُس (کافر) کو دفع کرنے کے لئے عیسیٰ بیان کرتا ہوں۔



غور سے سنتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور حضرت

امام ہمدانی علیہ السلام آخر زمان ظاہر ہوں گے۔

آگہی شد نعمت اللہ شاہ امر غیب گفتہ او بر مہر ماہ بگیاں پیدا شود

ترجمہ :- (مقطع) نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ غیب کے

رازوں سے خبردار ہیں۔ آگاہ ہیں۔ (اس لئے) ان کا کہا ہوا۔ دنیا میں

میں۔ کائنات میں۔ زمانے میں۔ وہم و گمان کے بغیر ظاہر ہو گا۔

شاہ غربی یا شاہ غربستان یا فاتح ہند یہ ایک ہی شخص کے صفات

ہیں۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو سے پہلے جتنے صدر اور گورنر پاکستان میں

گزرے ہیں۔ ان کا حکم دونوں صوبوں پر نافذ ہوتا تھا۔ اور ان کی حکومت

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں پر صلوہ کرتی تھی۔ پہلا گورنر

قائد اعظم محمد علی جناح دوسرا گورنر اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین تھا۔

تیسرا گورنر غلام محمد تھا۔ چوتھا صدر سکندر مرزا تھا۔ پھر پانچواں صدر

فیصل مارشل محمد ایوب خان تھا۔ پھر چھٹا صدر یحییٰ خان نااہل اور لاپرواہ

تھا۔ ان کا فرمان پاکستان کے دونوں حصوں یعنی مشرقی حصہ اور مغربی حصہ

میں جاری ہوتا تھا لیکن ساتویں صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا فرمان

صرف مغربی پاکستان میں ہی جاری ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں جاری

نہیں ہوتا۔ بلکہ جب یہ صدر تخت نشین ہوا۔ تو مشرقی پاکستان اس

علیحدہ موجودہ تھا۔ اور اس پر ہندوستان کا قبضہ تھا۔ اس سے ثابت

ہوتا ہے۔ کہ شاہ غربی، شاہ غربستان اسی مغربی پاکستان کا حاکم اور

اس کا فرمانروا یہی صدر ذوالفقار علی بھٹو ہی ہے۔ اور پیش گوئی کے

شعر نمبر اکاون میں اس کا نام شیر علی آیا ہے قرین قیاس ہے کہ ذوالفقار



حضرت علیؑ کی شمشیر کا اسم گرامی تھا۔ اسم کا ایسا اشارہ آپ کے دوسرے اشعار سے بھی واضح ہے۔ حضرت علیؑ کا لقب اسد اللہ تھا جس کے معنی شیر علی کے ہیں۔

روح محفوظ است پیش اولیاء

از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

قدرت کردگار سے بینم  
میں ذات باری تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں  
از نجوم این سخن غمے گوئم  
میں یہ بات علم نجوم کے رعبہ نہیں کہہ رہا ہوں  
در خراسان و مصر و شام و عراق  
میں خراسان اور مصر و شام و عراق میں  
ہمہ را حال مے شود و لکیر  
سب کا حال برگشتہ ہو جائے گا  
قصہ بس غریب مے شنوم  
میں ایک عجیب قصہ سن رہا ہوں  
غار ت و قتل و لشکر بسیار  
قتل و غارت اور بے شمار فوج  
بس فرومانگاں بے حاصل  
میں نہایت کہنے لوگوں کو حصول کے بغیر  
مذہب دین ضعیف مے یابم  
میں مذہب کو کمزور و بارہا ہوں

حالت روزگار مے بینم  
میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں  
بلکہ از کردگار مے بینم  
بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں  
فتنہ کارزار مے بینم  
جنگ کا فتنہ دیکھ رہا ہوں  
گریکے در ہزار مے بینم  
اگرچہ ایک گویا ہزار میں میں دیکھ رہا ہوں  
غصہ در دیار مے بینم  
میں ایک شہر میں انتشار دیکھ رہا ہوں  
آزمین و یسار مے بینم  
دائیں بائیں میں دیکھ رہا ہوں  
عالم و اتوندگار مے بینم  
عالم اور استادانہ کام لے دیکھ رہا ہوں  
مبدع افتخار مے بینم  
میں فخر کی بدعت دیکھ رہا ہوں



دوستان عزیز ہر قوم کے عزیز دوستوں کو  
 ہر قوم کے عزیز دوستوں کو  
 منعوب و عزل و تنگنی اعمال  
 عروج و نزول اور گورنروں کا تقرر  
 ترک و ناجیک را بہم دیگر  
 ترک و ناجیک (قوم) کو ایک دوسرے کا دشمن اور کپڑا دھکر کرنے والا میں  
 دیکھ رہا ہوں :-

مکر و تیز ویر و حیلہ در ہر جا  
 مکر و فریب اور حیلہ ہر جگہ چھوٹوں اور بڑوں میں دیکھ رہا ہوں -  
 بقعہ خیر سخت گشت خراب  
 بجائے جمع ثمرات سے بینم  
 میں ایک جگہ چنگاریاں جمع دیکھ رہا ہوں  
 اند کے امن گر بود امروز  
 در حد کو ہمارے بینم  
 اگر آج تھوڑا سا امن ہے  
 تو میں پہاڑ کی حد در میں دیکھ رہا ہوں  
 گرچہ مے بینم اس ہمہ غم نیست  
 شادی و غمگسار سے بینم  
 اگرچہ میں یہ صبح کچھ دیکھ رہا ہوں مگر غم نہیں ہے  
 میں غم کھانے والے کی خوشی دیکھ رہا ہوں  
 بعد ازاں سال چند سال دیگر  
 عالمے چوں نگار سے بینم  
 اس سال کے بعد چند دوسرے سالوں کے بعد میں دنیا کو ایک تصویر خانہ کی  
 طرح دیکھ رہا ہوں -

بادشاہے مشام دانائی  
 سرور سے با وقار سے بینم  
 ایک بہت دانا بادشاہ کو میں با وقار سردار دیکھ رہا ہوں  
 حکم امسال صورت دیگر است  
 نہ چوں بیدار وار سے بینم



اس سال کا حکم دوسری طرح کا ہے۔ میں اسے جاگنے والے کی طرح نہیں دیکھ رہا ہوں۔  
 غینج ہرے سال چوں گزشتہ سال۔ بوا العجب کار و بار مے بینم  
 جب سال سے "غ" اور "ژ" والے سال گزر گئے تو میں عجیب کار و بار دیکھ رہا ہوں۔  
 گرد آئینہ ضمیر جہاں گزرد و رنگ غبار مے بینم  
 دنیا کے ضمیر کے آئینہ پر گرد و رنگ اور گرد و غبار میں دیکھ رہا ہوں۔  
 ظلمتِ ظلم ظالمان دیار بے حد و بے شمار مے بینم  
 شہر کے ظالموں کے ظلم کا اندھیرا میں بھی دے حساب دیکھ رہا ہوں  
 جنگ آشوب و فتنہ بیدار در میان و کنار مے بینم  
 پُر آشوب جنگ اور بیدار فتنہ کو در میان میں اور کنارہ تک میں دیکھ رہا ہوں  
 بندہ خواجہ و شہسے بینم خواجہ را بندہ وار مے بینم  
 غلام کو آقا کی طرح اور آقا کو غلام کی طرح میں دیکھ رہا ہوں۔  
 ہر کہ او بار سیار بودا منال خاطرش زیر بار مے بینم  
 چونکہ اس سال دوست پر مصیبت ہوگی میں اس کا دل مغموم دیکھ رہا ہوں  
 سگہ نو زنت بد رخ زر در ہمش کم عیار مے بینم  
 سونے کے چہرے پر نئے سگہ کی چھاپ لگے گی اس کے درہم کو میں خالص دیکھ رہا ہوں  
 ہر یک از حاکمان ہفت اقلیم دیگرے را دوچار مے بینم  
 تمام دنیا کے حکمرانوں میں سے ہر ایک کو ایک سرے کے ساتھ ملوث ہوا میں دیکھ رہا ہوں  
 ماہ را رو سیاہ مے بینم چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں  
 میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں  
 تاجران ز دوزدشت بے ہمراہ ماندہ در رہگذار مے بینم  
 تاجروں کو دوزدشت میں بے ہمراہ ماندہ در رہگذار میں دیکھ رہا ہوں  
 تاجروں کو دوزدشت میں بے ہمراہ ماندہ در رہگذار میں دیکھ رہا ہوں



حال ہند و خراب مے بلنم جو ترک و تار مے بلنم  
میں ہند و قوم کا حال خراب دیکھ رہا ہوں۔ ترک قوم اور تار ماری قوم کا ظلم میں دیکھ  
رہا ہوں۔

بعض اشجار بوستان جہاں بے بہار و شمار مے بلنم  
دنیا کے باغ کے بعض درخت بہار کے بغیر اور بھل دھپول کے بغیر میں دیکھ رہا ہوں  
ہم دلی و قناعت و گنجے حالیا اختیار مے بلنم  
ایسے موقعوں پر ہم دلی کو اور قناعت کو اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کو  
میں اچھا دیکھ رہا ہوں۔

غم مخور ز آنکہ من دریں تشویش خرمی وصل یار مے بلنم  
اے مخاطب! غم نہ کھا چونکہ میں اس پریشانی کے ساتھ دوست کے وصل  
کی خوشی بھی دیکھ رہا ہوں۔

چوں زمستان بے چمن بگذشت شمس را خوش بہار مے بلنم  
جب سردی کا موسم باغ کے بغیر گزر جائے گا۔ تو آفتاب کو اچھی بہار  
والا میں دیکھ رہا ہوں۔

دور اوچوں نشو و تمام بکام پسر شے یا دگار مے بلنم  
جب اس کا زمانہ گزر جائے گا۔ تو اس کا بیٹا بطور یا دگار میں دیکھ رہا ہوں  
بندگان جناب حضرت آو سر پسر تاجدار مے بلنم  
اس عالی جناب حضرت کے غلاموں کو میں سرتاج صاحب تاج دیکھ رہا ہوں  
با و شہر مے تمام مفت اقلیم شاہ عالی تہ پارس مے بلنم  
تمام دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو میں بڑے بلند عروج پر  
دیکھ رہا ہوں۔



صوت و سیرتش چوں پیغمبر علم و حلمش شمعارے بینم  
اس کی سیرت اور صورت اور علم و حلم اور سوچ و سمجھ سب پیغمبر کے  
مشابہ دیکھ رہا ہوں۔

یدِ فیض کو با اوتا بندہ باز با ذوالفقارے بینم  
اس کا سفید اور چمکدار ہاتھ میں پھر تلوار کے ساتھ دیکھ رہا ہوں  
گلشنِ شرع را ہے جویم گلِ دین را بہارے بینم  
میں شریعت کے باغ کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ میں دین کے پھول کی بہار  
دیکھ رہا ہوں۔

تا چهل سال اے برادرِ من دور آں شہسوارے بینم  
اے میرے بھائی! اس شاہِ سوار کا دورِ حکومت چالیس سال تک  
میں دیکھ رہا ہوں۔

عاصیانِ آں امامِ معصوم نجل و شرِ مسارے بینم  
اُس پاک امام کے نافرمانوں کو نجل اور شر مندہ میں دیکھ رہا ہوں  
غازی دوست دار و دشمن کش ہمدم و یارِ غارے بینم  
وہ غازی ہوگا۔ دوست رکھنے والا ہوگا اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوگا۔ ایسے  
ہمدم اور یارِ غار کو میں دیکھ رہا ہوں۔

زینتِ شرع و رونقِ اسلام محکم و استوارے بینم  
شریعت کی زینت اور اسلام کی رونق مضبوط و استوار میں دیکھ رہا ہوں  
نجی کسری و نقدِ اسکندر ہمدم ہر روئے کارے بینم  
کسری کا خزانہ اور اسکندر کا نقد سب کو کام میں لگا ہوا  
میں دیکھ رہا ہوں۔ (نقد بمعنی دولت)



بعد ازاں خود امام خواہد بود پس جہاں را مدار سے بینم  
اس کے بعد وہ خود ہی امام ہوگا۔ پس دنیا کو ایک مدار (وہ مرکز) میں دیکھ  
رہا ہوں۔

میم و ح و میم و وال خواہم نام آں نامدار سے بینم  
م . ح . م . د . اس کا اسم گرامی محمدؐ میں دیکھ رہا ہوں اور  
پڑھ رہا ہوں۔

دین و دنیا از و شود معہور خلق ذو اختیار سے بینم  
دین اور دنیا اس کی وجہ سے معہور (آباد) ہو جائے گی۔ میں مخلوق کو  
خوش قسمت دیکھ رہا ہوں۔

ہمدی وقت و عیسیٰؑ دوراں ہر دوراں شہسوار سے بینم  
وقت کے ہمدی علیہ السلام کو اور زمانہ کے عیسیٰ علیہ السلام کو دونوں  
مہیتوں کو شاہ سوار میں دیکھ رہا ہوں۔

ایں جہاں را چو مصرے نگرم اورا مثل حصار سے بینم  
اس دنیا کو ایک شہر کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔ اس بستی کو قلعہ کی مانند  
میں دیکھ رہا ہوں۔

ہفت باشد وزیر سلطانم ہمہ را کا مگار سے بینم  
میرے سلطان کے سات وزیر ہوں گے۔ میں ان سب کو کامیاب دیکھ رہا ہوں  
برکت دست ساقی وحدت بادہ خوشگوار سے بینم  
ساقی وحدت کے ہاتھ میں خوش گوار شراب میں دیکھ رہا ہوں۔  
تبع این دلائل زنگ زدہ کند و بے اعتبار سے بینم  
زنگ زدہ دلوں کی فولادی تلوار کو کند اور بے اعتبار میں دیکھ رہا ہوں۔



گُرگ با بیش شیر با آبو در چرا با قرار سے بنیم  
بھڑ کو بھیڑیے کے ساتھ ہرن کو شیر کے ساتھ ایک ہی چراگاہ میں  
ٹھہرے ہوئے ہیں دیکھ رہا ہوں۔

ترک عیار مست سے نگریم خصم اور رخا سے بنیم  
جالاک ترک کو میں مستی میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے دشمن کو میں نشہ  
میں دیکھ رہا ہوں۔

نعت اللہ شہر کھنچے آڑھہ برکنار سے بنیم  
نعت اللہ شاہ سب سے الگ تھلک بیٹھا ہوا پس میں دیکھ رہا ہوں۔

بزرگانِ محترم! اس مذکورہ بالا قصیدہ میں حضرت نعت اللہ  
شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے ”مے بنیم“ کو اس استعمال کیا ہے۔ جس کا  
معنی ہے ”میں دیکھ رہا ہوں“۔ علم صرف کے اعتبار سے اس کا مصدر  
”دیدن“ ہے۔ اور ”دید“ اس کا ماضی اور ”بیند“ اس کا مضارع ہے  
چنانچہ ”مے بیند“ زمانہ حال کو خاص کرتا ہے۔ اور جب یہ صیغہ واحد  
متکلم کے مرتبہ میں ناطق ہوگا۔ تو ”مے بنیم“ بن جائے گا۔ چونکہ اللہ کے  
ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ اب ”دیکھتا“ دو قسم  
کا ہے۔ ایک ظاہری آنکھ سے دیکھتا، اور دوسرا باطن کی آنکھ سے  
دیکھتا ہے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول عالم پور کوٹلی رحمۃ اللہ علیہ بھی  
ارشاد فرماتے ہیں۔

مبٹ اکھیں ایہہ ظاہر والیاں جیہڑیاں گزر گیاں انصافوں  
کھول اکھیں نو باطن والیاں ملے نجسات خلا فوں



ظاہر کا دیکھنا ان جیسی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے۔ اور  
باطن کا دیکھنا قوت متخیلہ سے دیکھنا مراد ہے۔ اور اس قوت  
کا نام ہی خیال ہے۔ خیال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خیال مقید اور  
دوسرا خیال مطلق اس کا نام مثال مطلق اور مثال مقید بھی ہے  
اور خیال مقید میرے ساتھ متصل ہے۔ اس کے برعکس خیال مطلق  
مجھ سے منفصل ہے۔ اس کا ثبات میں جو کچھ مجھ میں نظر آ رہا ہے۔ یہ  
سب کا سب کیفیت جسم رکھتا ہے۔ اسے صوفیاء کرام کی اصطلاح  
میں عالم اجسام کہا جاتا ہے۔ جو کچھ عالم اجسام میں موجود ہے۔ اس  
کا تمام ترین عالم مثال مطلق میں تو موجود ہے۔ لیکن عالم مثال  
مطلق کا تمام تر عالم اجسام میں موجود ہونا محال ہے۔ چونکہ عالم  
مثال کی وسعت کے سامنے یہ عالم اجسام ایسے ہے۔ جیسے سورج  
کے سامنے ذرہ یا جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ۔ پھر اس کے علاوہ  
اس سے ورے عالم ارواح ہے۔ جس کی وسعت کے سامنے عالم  
مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک وسیع میدان میں ایک چھوٹی سی ٹکڑی  
یا جیسے ایک بہت بڑے عظیم دائرہ میں ایک چھوٹا سا دائرہ۔ پس  
اسے یوں سمجھئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان عالم مثال  
ایک برزخ ہے۔ یا ایک حجاب ہے۔ عالم ارواح حجاب الہی  
کونیہ کا پہلا مرتبہ ہے۔ اس لئے یہ جامع جمیع مرتبہ ہے۔ تمام  
نقوش و صورت کی یہ حامل ہے۔ چونکہ اس میں تمام نقوش مجمل  
اور غیر انتیاز ہیں۔ اس کے برعکس عالم مثال میں تمام نقوش  
منفصل موجود ہیں۔ لیکن یہ نقوش اشکال لطیفہ رکھتے ہیں پس جب



خیال متعبد کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہو جاتا ہے۔ تو دل کی آنکھیں اُن اشکال لطیفہ کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ یعنی اُن کا عکس جب خیال متعبد کے آئینہ میں انعکاس ہوتا ہے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں۔ اور پیشگوئی کی جاسکتی ہے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت پر ہوگا۔ اور فلاں حادثہ فلاں وقت رونما ہوگا۔ اس کی مثال ایسے ہے۔ جیسے سورج اور بادل اور زمین۔ اب اگر سورج اور زمین کے مابین بادل حائل ہو جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سورج کی کرنیں زمین پر پہنچ نہیں سکتیں۔ چونکہ بادل زمین اور سورج کے درمیان ایک برزخ بن گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر درمیان سے بادل ہٹ جائیں۔ تو سورج کی شعاعیں زمین پر سیدھی افعال ہو کر منفعل ہوں گی۔ یہ مذکورہ بالا مادی مثال صرف ذہن کو قریب کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ واضح ہو کہ کوئی مثال اپنے مُثُل لے کے عین نہیں ہو سکتی۔ اس کا عین ہونا محال ہے۔ البتہ تطبیق ہونا پایا جاسکتا ہے۔ یا پھر تضمین ہونا ہو سکتا ہے۔ ورنہ لزوم ذہنی سے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے خلاصہ یہ نکلا کہ اگر مثال متعبد کا تزکیہ ہو جائے تو اشکال لطیفہ جو عالم مثال میں موجود ہیں۔ اُن کا عکس دل کے آئینے میں دارو ہوگا۔ اور غیب کی باتیں سالک پر کھل جائیں گی۔ اور اسے کشف مشاہدہ حاصل ہوگا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کامل ولی اور تلمیذ القدر  
ولیاؤ اللہ ہیں سے ایک ہیں۔ اس سے علم غیب کا اظہار آپ کا ادنیٰ



کمال ہے۔ اور آپ نے مندرجہ بالا قصیدہ میں ”مے بلیم“ بار بار  
 ارشاد فرمایا ہے۔ چونکہ مکاشفہ و مشاہدہ تو عالم مثال یعنی ملکوتی  
 مقام میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کے مقامات تو اس سے اُور  
 بلند ہیں۔ عالم جبروت اور عالم لاہوت سے بھی آپ کو سیر حاصل  
 ہے۔ اس لئے مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

آئینہ دل چوں شود تو صافی و پاک

نقش ہا بینی بیرون از آبِ ناک

ترجمہ :- جب تیرے دل کا شیشہ پاک صاف ہو جائے گا۔ تو تمام

پانی اور مٹی سے تمام نقوش تجھے نظر آئیں گے۔



پارسیہ قصہ شوکم از تازہ ہند گوئم افساد قرن و کم کہ افتد از زمانہ

قدیم قصہ گو میں نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق ہیں تازہ بیان کرتا

ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانے میں واقع ہوگا

صاحب قرآن ثانی اولاد گوگانی شاہی کندا ما شاہی چورستانہ

خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرآن ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا۔

لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہوگی۔

عیش و نشاط اکثر گرومکان بخاطر گمے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر کر لے گا۔ اور یک لخت اپنے ترکیانہ

طریقہ کو گم کر دیں گے۔



تادمت سے صد سال در ملک ہند بنگال کشمیر شہر جھوپال گیرند تا کرانہ  
ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر، شہر جھوپال کے آخر تک تین سو  
سال تک حکومت رہے گی۔

گیرند ملک ایران بلخ و بخارا تہران آخر شہر ہند پنہاں، باطن میں جہانہ  
ملک ایران بلخ اور بخارا اور طہران پر دسترس رکھیں گے۔ آخر کار چھپ  
جائیں گے۔ اس جہان میں باطن ہو جائیں گے۔

تا ہفت پشت پشتاں ملک ہند ایران آخر شہر ہند پنہاں در گوشہ نہبانہ  
ہندوستان اور ایران کے ملک میں ان کی سات پشتیں حکومت کریں گی۔  
آخر کار ایک نہبان گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از صدہ صدہ یعنی تو حکم گورگانی چول صاحب کہف گوردور کہف غائبانہ  
اے مخاطب! تین سو سال کے بعد سلطنت مغلیہ کی حکومت تو نہ دیکھے گا۔

اصحاب کہف کی طرح غار میں غائب ہو جائیں گے  
اں آخری زمانہ آید وریں جہاں شہباز سدرہ یعنی از دست رائیگانہ  
یہ اس جہان میں آخری زمانہ آئے گا۔ سدرہ کے شہباز قضا کے ہاتھوں  
رائیگاں ہو جائیں گے۔

اں راجگان جنگی مئے خور مست بہنگی در ملک شاں فرنگی آئند تاجرانہ  
وہ جنگجو راجے بہار راجے بھنگ اور شراب کے نشہ میں مست ہوں گے۔ ان کے  
ملک میں عیسائی تاجرانہ داخل ہوں گے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بشیر جہاں اغیار سکھ رانند از ضرب حاکمانہ  
ان کی حکومت چلی جائے گی۔ غیر کے ہاتھوں آجائے گی۔ جو جہان بن کر آئے  
حاکمانہ ٹیک سال سے غیر سکھ چلا جائیں گے۔



یعنی تو عیسوی را بر تخت بادشاہی گیرند مومنوں را از حیلہ و بہانہ  
اُسے مخاطب اتخت بادشاہی پر تو عیسائیوں کو دیکھے گا۔ مکر و فریب سے یہ  
مسلمانوں کو یکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشیائی ملک ہندوستان من دیدم اے عزیزاں! اس نکتہ غائب  
تو ہندوستان کے ملک پران کی حکومت سو سال تک سمجھ۔ اُسے عزیزو! میں  
نے یہ غیبی نکتہ دیکھا۔

اسلام اہل اسلام کو و غریب حیران بلخ و بخارا، طہران ہند سندھ ہیانہ  
اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے۔ بلخ، بخارا، طہران  
اور سندھ اور ہند میں۔

در مکتب مدارس علم فرنگ خاندان در علم فقہ و تفسیر غافل شوند ہنگامہ  
سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے۔ فقہ اور تفسیر کے  
علم میں غافل اور دور رہیں گے۔

بعد از شوچوں جنگ از روسیان جاپا جاپان فتح یابد بر ملک روسیانہ  
اس کے بعد روس اور جاپان کے درمیان ایک جنگ ہوگی۔ روس کے ملک  
پر جاپان فتح حاصل کر لے گا۔

ہر دو چوں شاہ شطرنج ہر ایک طریح مران میان جو بیند از ہر صلح نامہ  
یہ دونوں شطرنج کے کھیل کے بادشاہ کی طرح ہوں گے ہر ایک کی پھیلاؤ  
بے وزن ہوگی۔ اشخاص ان کے درمیان صلح جوئی کریں گے۔

سرحد جدا نمایند از جنگ باز آیند صلح کنند اما صلح منافقانہ  
اپنی سرحد جدا بنائیں گے۔ جنگ سے باز آجائیں گے۔ صلح آپس میں کریں گے  
لیکن صلح منافقانہ ہوگی۔



برکوة قاف میدان روسی شود حکمران خوارزم و خیونک آن گیرند تا کرانه  
کوه قاف پر سمجھ لے روسی حکمران ہوں گے۔ علاقہ خوارزم اور دخیوہ کنارہ  
تک قبضہ کر لیں گے۔

بزر ملک مصر سوڈان بخارا کو مستان لبنان شہر کرخ گیرند آستانہ  
مصر اور سوڈان، بخارا کو مستان کا علاقہ لبنان کرخ کا شہر اور قسطنطنیہ  
تک دسترس حاصل کر لیں گے۔

بزر بحر خضر گیلان قابض شد آناں ہم چین و تخت ایراں گیرند یلے ایمانہ  
بحر خضر گیلان پر وہ قابض ہوں گے۔ چین ایران پر بے ایمان دسترس حاصل  
کر لیں گے۔

از بادشاہے اسلام عبد الحمید نامی چون کیقباد کسری عادل شاہ زمانہ  
اسلام میں ایک بادشاہ جس کا نام عبد الحمید ہوگا۔ ایران کے شہنشاہوں  
کی طرح بڑا عادل ہوگا۔

بہر حمایت اسلام بر خیزد برائے جہاد بعد از حمید گرد و سلطان عامیانہ  
اسلام کی حمایت میں جہاد کے لئے اٹھ کھڑا ہوگا۔ حمید کے بعد عامیانہ  
سلطان ہوگا۔

بر او نصاریٰ اعداء ہر سوغلو ناپند پس ملک او بگیرند از حیلہ و بہانہ  
نصاری دشمنی سے اس پر چاروں طرف سے غلو غال کریں گے۔ پس اس کے  
ملک پر حیلہ اور بہانہ سے دسترس حاصل کریں گے۔

بعد از حمید گرد و سلطان شاہ خامس بر تخت بادشاہی نشیند چون گمانہ  
حمید کے بعد سلطان شاہ خامس ہوگا۔ تخت بادشاہی پر وہ  
اچانک بیٹھے گا۔



از شرق و غرب یکسر حاکم شوند کافر پھولیں شو برابری کف بایں بیا  
شرق اور مغرب میں کافر حاکم ہونگے۔ جب اس بیان کے مطابق یہ بات پوری  
ہو جائے گی۔

قتل عظیم سازند در دشت مریمند بر قوم ترکماناں آیند غالبانہ  
مرو کے جنگل میں بہت بڑا قتل ہوگا اور لوگ مریں گے۔ ترک قوم پر  
وہ لوگ غلبہ پالیں گے۔

قتل عظیم ثانی در عہدا و کمالی کفار غلبہ یا بند مرے ظاہر نہ  
دوسرا قتل عظیم اُس کمال کے عہد میں ہوگا۔ کائنات اس پر ظاہر نہ غلبہ  
حاصل کریں گے۔

آخر حبیب اللہ صاحب قرآن من اللہ گیدوز نصرت اللہ شمشیر از میانہ  
آخر کار اللہ کا دوست جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا۔ تلواریں  
میان سے اللہ کی مدد سے نکال لے گا۔

گردوز تو مسلمان غالب با فضل رحمن یعنی کہ قوم عثمان باشند شادمانہ  
نئی زندگی سے مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل سے غالب ہوں گے۔  
یعنی (طرکی واسے) عثمان قوم خوش ہوگی۔

طاعون قحط یکجا گرد وہ ہند پیدا پس مومناں بمیزند ہر جا ازین بہانہ  
ہندوستان میں طاعون کی بیماری اور قحط ظاہر ہوگا۔ پس مسلمان اس  
بہانہ سے جگہ جگہ مریں گے۔

یک نے زلزہ کہ آید چون زلزہ قیامت جاپاں تباہ گرد و یک نصف ثانی  
ایک زلزہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ جاپان دو تہائی اس  
تباہ ہو جائے گا۔



دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد سازند از دل خود تفسیر فی القرآن  
 دو شخص جن کے نام کے ساتھ احمد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بہت سا گمراہ کریں گے۔  
 قرآن مجید کی تفسیر اپنے دل سے بنائیں گے۔

تا چار سال جنگ افسردہ بر غزنی فاتح الف گرد بر جمیم فاسقانہ  
 بر غزب پر چار سال کے لئے ایک جنگ واقع ہوگی۔ الف (انگلستان)  
 جمیم پر (جرمن پر) فاسقانہ طور سے فتح پائے گا۔ (یہ جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء  
 تک لڑی گئی)

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد یک صدوی و یک لک شد شمار جانہ  
 یہ عالمگیر جنگ اول ہوگی۔ بہت بڑا قتل واقع ہوگا۔ ایک کروڑ اکتیس  
 لاکھ جانیں ضائع ہوں گی۔

اظہار صلح باشد چون صلح پیش بند بل مستقل نباشد اس صلح در میانہ  
 بطور پیش بندی صلح کے صلح کا اظہار ہوگا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل  
 نہ رہے گی۔

ظاہر خموش لیکن نہاں کنند سامان جمیم و الف مگر رر و در مبارزانہ  
 دونوں بظاہر خموش ایسے ہیں لیکن در پردہ سامان تیار کریں گے یعنی جرمنی  
 اور انگلستان بالشرک جنگی تیاریوں میں مصروف ہونگے۔

وقتیکہ جنگ جاپان با چین افسا باشد نصر نمایاں بہ پیکار آیند با ہمانہ  
 جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی۔ نصرانی آپس میں  
 لڑائی کریں گے۔

قوم فرسوی را بر ہم نمود اول با انگلیس اٹالین گیرند خاصمانہ  
 وہ سب پہلے فرانس پر حملہ کر کے قابض ہوگا۔ برطانیہ در اٹلی و اے خاصمانہ جنگ اختیار کریں گے



پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوم ہلک ترین اول باشد بہ چار خانہ  
دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز اکیس سال بعد ہوگا۔ عالمگیر جنگ اول سے بہت  
زیادہ ہلک ہوگی اور چار خانہ ہوگی (یہ جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لگی گئی)  
امداد ہندیاں ہم تر ہند دادہ باشند لاعلم ازیں کہ باشند آن جملہ رائیگاں  
اہل ہند بھی اس جنگ میں امداد دیں گے۔ اس بات سے لاعلم ہوں گے۔ کہ ان  
کی امداد رائیگاں جائے گی۔

آلات برق پیماسلحہ حشر بریار سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ  
ایسے ہتھیار جو آسمانی بجلی کو پتے والے اور ایسا اسلحہ جو میدان جنگ میں حشر برپا  
کرے۔ اس زمانہ کے مشہور و معروف سائنس دان بنائیں گے۔  
باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ  
اے مخاطب! اگر تو مشرق میں بیٹھا ہوگا۔ تو تو مغرب کی کلام سنے گا۔ عرش  
کی طرح غیب سے آواز آیا کرے گی۔

دو الف روس چین ہند شہد شیریں برالف و جیم اولی ہم جیم ثانیانہ  
دوتوں الف (انگلستان اور امریکہ) روس اور چین آپس میں اکٹھے ہو کر اٹلی  
اور جرمنی جاپان پر حملہ کریں گے۔ (جاپانی جیم ثانی ہے)

ایں غزوہ تیش سال باشد ہمہ بریں ل از آب شور و کلین چون شت موشیانہ  
یہ جنگ چھ سال تک اسی طرح جاری رہے گی۔ کھائے پانی سے نمکین تر ہوگی اور  
جنگلی جانوروں سے بھرے ہوئے جنگل کی طرح ہوگی۔

نصرانیاں کہ باشند ہندستان سیارند تخم بدی بکارند از فسق جادوانہ  
اس کے بعد عیسائی ہندوستان کو چھوڑ جائیں گے۔ جاتے ہوئے ہمیشہ کے  
لئے بدی کا بیج فسق سے بوجھائیں گے۔



اے دربانِ اطراف چوں مژدہ اپنی شنودند یکبار جمع آیند بر باب عالیانہ  
ارد گرد کے لوگ جب یہ خوشخبری سنیں گے۔ تو باب عالی پر فوراً ہی اکٹھے  
ہو جائیں گے۔

تقسیم ہند گرد و زور و حصص ہویدا آشوب رنج پیدا از مکر و از بہانہ  
ہندوستان دو حصوں میں کھلم کھلا تقسیم ہو جائے گا۔ مکر و فریب آشوب  
رنج ظاہر ہوگا۔

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں اجراء کنند فرماں فی الجملہ مہلا نہ  
ہند و پاک پر بادشاہ بے تاج بادشاہی کریں گے نہ جانتے ہوئے اپنے  
فرمان جاری کریں گے۔ جو فی الجملہ مہمل ہوں گے۔  
از رشوت تساہل فی التہ از تعاقل تاویل یاب باشند احکام خسروانہ  
رشوت لے کر مستی کریں گے جان بوجہ کر غفلت کریں گے۔ شاہی احکام  
کو بدل دیا کریں گے۔

عالم ز علم تالاں دانا ز فہم گریاں ناداں بہ قصصِ عبریاں مصروف و الہانہ  
عالم اپنے علم پر گریہ زاری کریں گے دانا لوگ اپنی فہم پر گریہ زاری کریں گے  
نادان لوگ عبریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔  
شفقت بہ سردہری تعظیمِ دلیری تبدیل گشتہ باشد از فتنہ زمانہ  
شفقت سردہری میں تعظیمِ دلیری میں تبدیل ہو جائے گی۔ یہ سب زمانہ  
کے فتنہ کے۔

ہمیشہ بایر اور پسرانِ ہم بہ اور نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ  
بہن بھائی کے ساتھ لڑکے ماووں کے ساتھ باپ لڑکی کے ساتھ عاشقانہ  
افعال کے مجرم ہوں گے۔



از امت محمدیہ شہر نشین ہوں  
 سرگرد و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ایسے مجرمانہ فعل اور عاصیانہ عمل  
 سرزد ہوں گے۔

فسق و فجور ہر سو رائج نشو و نما ہوگا  
 ماور بہ دختر خود ساز و بسے بہانہ  
 ہر جگہ فسق و فجور رائج ہوگا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی  
 کرے گی۔

آن مفتیان گمراہ فتویٰ دہندہ بجا  
 در حق بیان شرع سازند بسے بہانہ  
 وہ گمراہ مفتی بجا فتویٰ دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ  
 سازی کریں گے۔

فاسق کند بزرگی بر قوم زمستریگی  
 پس خانہ اش بزرگی خواہد شد ویرانی  
 فاسق لوگ بزرگی کریں گے اپنی قوم پر بڑی صفائی سے۔ پھر اس کے بزرگ گھر  
 میں ویرانی ظاہر ہوگی۔

در شہر کوہ و قشتلاق نوشند خمر بیبا  
 ہم بہنگ چہر س تریاق نوشند باغیانہ  
 شہروں اور پہاڑوں میں موسم گرما کے اندر بخوف ہو کر شراب نوش کریں گے۔  
 بھنگ، چہر س تریاق بھی باغیانہ نوش کریں گے۔

احکام دین اسلام چوں شمع گشتہ مو  
 عالم جہول گرد و جاہل بہ عالمانہ  
 دین اسلام کے احکام شمع کی طرح خاموش ہوں گے۔ عالم جہول ہو جائے گا۔  
 جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آن عالمان عالم گردند چوں ظالم  
 ناشنہ شے نور را بر سر نہند عمامہ  
 وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح ہو جائیں گے۔ اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرہ کو زبرد  
 دستار رکھ کر مسجائیں گے۔



زینت و پہنند خود را با طرہ و با حجبہ گھو سالہ سامری را باشد در دن جائے  
 اپنے آپ کی زینت طرہ اور حجبہ قبہ کے ساتھ دیں گے۔ گویا سامری جاؤ و گھر  
 کے پھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

در منہاں نزلے در جنگ قاضی آئے چوں سنگ پئے شکاری گرد و بسے بہا  
 مسلمان نزاری میں قاضی کی لڑائی میں شکاری کے پیچھے گھٹنے کی طرح بیسانہ  
 کریں گے۔

حلت رو و سر امر حرمت رو و سر امر عصمت او و برابر از جبر مغویانہ  
 حلال جاتا رہے گا حرام کی تمیز جاتی رہے گی۔ عورتوں کی عصمت اغواء و باجبر  
 سے جاتی رہے گی۔

بے مہر کی سر آید پردہ دری آید عصمت فروش باطن معصوم ظاہر نہ  
 نفرت ظاہر ہوگی بے پردگی داخل ہو جائے گی یعنی عورتیں بے پردہ ہوں گی۔  
 باطن میں عصمت فروش بظاہر معصوم نظر آئیں گی۔

دختر فروش باشند عصمت فروش باشند مزان سفلیہ طینت با وضع زاہدانہ  
 اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروش کریں گے۔ سفلیہ طینت آدمی وضع قطع  
 زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بھیاہنی در مزان فراید مادر بہ دختر خود خود را کند میزانہ  
 اکثر لوگوں میں بے شرم و بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے  
 آپ کا میزان کرے گی۔

کفار و منافقان را ترغیب دین کنند از حج چوں تاع آیند از خواندن کلمات  
 کافر لوگ مسلمانوں کو دین کی ترغیب دیں گے۔ حج سے روکیں گے۔ نماز  
 ادا کرنے سے بھی روکیں گے۔



مردے ز نسل ترکاں ہزن چش مثل شیطان گوید دروغ دستاں ملک ہندیانہ  
ترکی نسل سے ایک آدمی شیطان کی طرح لٹیرا جھوٹی کہانی بیان کرے گا ہندستان  
کے ملک میں

بہنی تو قاضیاں بر مسند جہالت گیرند رشوت از خلق علامہ یا بہانہ  
قاضی لوگوں کو تو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ  
بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

بہنی تو پند معروپ نہاں دور عالم سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظام  
بھلے کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی تو دیکھے گا فریب اور  
افسوں سازی کر کے اس کا نام نظام حکومت قرار دیں گے۔

گردریامرج در شرق و غرب ہر سو فسق و فجور یا شد منظور خاص عام  
مشرق اور مغرب میں چاروں طرف ریاکاری رواج پا جائے گی عام خاص  
لوگوں کے لئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

از اہل حق نہ بہنی در آن زمان کسی را دزدان رہ ہزنے را بر سر نہند عامہ  
تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا۔ چور اور ڈاکوؤں کے سر پر دستار  
رکھیں گے۔

کذب یا وغیبت فسق و فجور بحد قتل زنی و اعلام ہر جا شوشیا نہ  
جھوٹ اور ریاکاری اور غیبت فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل۔ زنا۔  
اور غلام بازی جگہ جگہ ظاہر ہوگی۔

تشیخاں چش مثل شیطان تجویزے کاین کو لبران نشنید نہاں رون خاں  
(جعلی) مشائخ شیطان کی طرح تجویزیں کریں گے۔ معشوقوں کے ساتھ گھر میں  
چھپ کر بیٹھیں گے۔



زاهد مطیع شیطان عالم عدو رحمت عابد تعبید ایشان در روشن ریانه  
 زاهد شیطان کی اطاعت کرنے والے عالم رحمت سے دشمنی کرنے والے عابد عبادت  
 سے دور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم رواج ترسا، رائج شوبہ ہر جا بدعت رواج گرد و نیز سنت غائبانہ  
 عیسائیوں جیسا رسم و رواج ہر جگہ رائج ہوگا بدعت رواج پا جائے گی۔  
 سنت پیغمبری غائب ہوگی۔

گردانگ از بہ رشتہ در چنگ قاضی می چوں سگ پیئے شکاری می کند بہانہ  
 اگر تو قاضی کی مٹھی میں چند سگ چاندی کے دے دے گا شکاری کہتے کی  
 طرح قاضی بہانہ سازی کرے گا۔

ہم سودے ستانندہ دربان مسکین بر سر غرور و لعنت بر سر نہند خزانہ  
 ایک جماعت مجبور لوگوں سے سود لیا کرے گی۔ ان کے سر پر لعنت ہو اور  
 سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

اندر نماز باشند غافل بہمہ مسلمان عالم اسیر شہوت این طوط در جہان  
 سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ عالم شہوت کے قیدی ہوں گے۔  
 دنیا میں اسی طرح ہوگا۔

روزہ نماز طاعت یکدم شہوت غافل در حلقہ مناجات تسبیح از ریانه  
 روزہ۔ نماز حکم برداری یک لخت غائب ہوگی۔ مناجات کی محفلوں میں کدو  
 اذکار ریاکارانہ ہوگا۔

شوق نماز و روزہ حج و زکوٰۃ و فطر کم گرد و بر آید یکبار خاطرانہ  
 نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرہ کا شوق کم ہو جائے گا۔ لوگوں پر ایک  
 بوجھ معلوم ہوگا۔



ناگاہ مومنان را شور پدید آید      با کافران نمایند جنگے چوں رستمانه  
 اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا، کافروں کے ساتھ ایک ستمانہ  
 دلیرانہ جنگ لڑیں گے (یہ واقعہ ۱۹۴۵ء میں رونما ہوا جب صدر پاکستان  
 ایوب خان تھے)

شمشیر ظفر گیرند با خصم جنگ آئند      تا آنکہ فتح یا بند از لطیفان یگانہ  
 فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ ذات باری تعالیٰ کی  
 مہربانی سے فتح حاصل کر لیں گے۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری      قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ  
 پنجاب کے قلب سے (پھیم کر کے) تاروی لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر  
 غاصبانہ قبضہ کر لیں گے۔

کفار حمله بکجا ہم عہد ہا نمایند      سازند مومنان را مغلوب چا برانہ  
 تمام کافر یک جا ہو کر اقرار کریں گے۔ مسلمانوں کو جا برانہ مغلوب (سیاسی)  
 کر لیں گے۔

بقال شود علم دار در ملک کفار      فی النار گشت کفار و کفر حالتانہ  
 بنند و بنیا (شاستری) کافروں کے ملک میں صاحب علم ہو گا۔ کافر کفر کی حالت  
 میں آگ میں چلا جائے گا۔ (یعنی مر جائے گا)

از لطف فضل یزدان بعد از ایام مفد      خول خبثہ و قربان داند غازیانہ  
 ستہ روز کی جنگ بعد ذات باری تعالیٰ کے فضل و کرم غازی لوگ خونریزی کے اور قربانی دیکر مہر خور ہونگے  
 در حین بیقراری ہنگام اضطاری      رحسے کند چو باری بر حال مومنانہ  
 بیقراری کیوقت اضطار کیوقت۔ ذات باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرما دیں گے  
 مومنان میر خود را از سفیہ تمیز ہا سازند      بر مسلمان بیایدند لیل خاص سرتہ



مسلمان اپنے صد کو سفاکت اتار دیں اس کے بعد مسلمانوں کو خسارہ والی ٹٹ آئے گی۔

خون جگر بنو شتم از رنج بالو گوئم لکھ ترک گرداں آں طرز را ہمایانہ

میں اپنے جگر کا خون پی کر رنج کے ساتھ مجھے کہتا ہوں خدا کے لئے وہ طریقہ راہ میں لا ترک کرے  
قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید آخر خدا یہ سزا دیک حکم قاتلانہ

(ورنہ) ایک بہت بڑا قہر آئے گا۔ جو سزا کے لئے سزا دار ہو گا۔ آخر کار ذات  
باری تعالیٰ ایک حکم قاتلانہ جاری کر دیں گے۔

کشتہ شوند مسلمانان فساں تنو خیزا از دست نیزہ بنماں یکم ہندو

اس حکم میں مسلمان جان سے مارے جائیں گے۔ گرتے پڑتے ہوئے اٹھتے ہوئے ہوں  
(یعنی نقصان اٹھائیں گے) ایک ہندو قوم کے ہاتھوں جو اسلحہ بند ہو گی۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں مغرب ہند گریہ بر فعل سنگدلانہ

مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہو گا۔ مغربی پاکستان والے  
سنگدلانہ فعل پر گریہ زاری کریں گے۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جان مسلم خوں می شود روانہ چوں بجز بیکرانہ

مسلمانوں کی جان جائیداد کی طرح سستی ہو گی۔ گہرے سمندر کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہو گا۔  
شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل صد کر بلا چوں کر بل باشد تھانہ خانہ

ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) بہت بڑی قتل گاہ بنے گا، کر بلا کی طرح سینکڑوں کر بلا میں گھر گھر دنا ہو گی  
رہبر مسلمانان پیروہ یارا ناں امار دادہ باشد از عہد فاجرانہ

مسلمانوں کا رہبر پڑھ میں ان کا دوست ہو گا۔ اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں لدا دے گا۔  
از گات شمش حرقی بقال کیستہ پیرد مفتع شود یقینی از مکر ما کرا نہ

وہ شخص (امارا گاندھی) جس کا نام گات سے شروع ہو گا اس کا نام کے کل چھ حروف ہوں گے  
اپنے مکر و مکاری سے یقینی طور پر فاقہ ہو گا۔ (گ - ا - ن - د - ہ - ی)



ایں قصہ میں لعیدین از فہرست نون شرطین سازد ہنود بد را مغلوب فی زمانہ

یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیان جبکہ سوچ درجہ پچاس پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا ہند ہر برے آدمی کو اس وقت مغلوب کر دے گا۔ شین سے شمس مراد ہے۔ نون سے پچاس درجہ شرطین چاند کی دو تاریخ ہے۔ (یہ واقعہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو رونما ہوا۔ جب صدر پاکستان یحییٰ خاں تھا)

ماہ محرم آید چوں تیغ یا مسلمان سازند مسلم اندم قدام جارحانہ  
محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے۔ مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اٹھائیں گے۔

بعد اں شوچوں شورش ملک پیدا فتنہ فساد برپا برض مشرکانہ  
اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔ مشرکانہ شرین پر فتنہ فساد برپا ہوگا۔

درجین خلفشارے قومیکہ بت پرستان برکلمہ گویاں جابر از قبر ہندوانہ  
اس خلفشار کے وقت بت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر جابر ہوں گے۔ ہندوؤں کے قبر و غصب کی وجہ سے صبر کرنے والے ہوں گے۔

بر مومنان مغربی شد فضل حق پیدا آید بدست ایشان مردان کاروانہ  
مغربی پاکستان کے مسلمانوں پر ذات باری تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آجائیں گے۔

بہر صیانت خود از سمت کج شمالی آید برائے فتح امداد غائبانہ  
اپنی امداد کے لئے شمال مشرق سے منج حاصل کرنے کے لئے غائبانہ امداد آئے گی۔

آلات حربہ لشکر در کار جنگ ماہر یا شد سہیم مومن بھیڑ بے کمرانہ  
جنگی ہتھیار و جنگی معاملہ میں بہر لشکر آہنگا مسلمانوں کو بھیڑ بے حساب تقویت پہنچے گی۔



عثمان عرب فارس ہم مومنان اوسط  
 ترکی والے عرب والے ایران والے اور مشرق وسطیٰ والے ملاد کے جذبہ  
 سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آئندہ زکوٰۃ و شت ہائے  
 سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ  
 پہاڑوں اور جنگلوں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب پہاڑوں  
 طرف رواں ہوگا۔

چترال نازک پربت با حسین ملک ملک  
 پس ہائے تبت گیرند جنگ آناں  
 چترال ہونا ننگا پربت چین کے ساتھ ملک کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان  
 جنگ بنے گا۔

یکجا شوند عثمان ہم چینیاں ایران  
 فتح کنند ایناں کل ہند غازیانہ  
 ترکی والے چین والے اور ایرانی ایک جگہ ہو جائیں گے یہ سب تمام ہندوستان  
 کو غازیانہ طور سے فتح کر لیں گے۔

غلبہ کنند ہمچوں مورخ شباشب  
 حقا کہ قوم مسلم گردند فاختانہ  
 چینیوں اور مکرئیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کریں گے۔ یہی قسم  
 کہتا ہوں حق تعالیٰ کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

کابل خراج ساز و در قتل اہل کفار  
 کفار چپ راست سازند لیسے بہانہ  
 اہل کابل کافروں کے قتل کرنے کے لئے نکل آئیں گے۔ کافرین دائیں بائیں  
 بہانہ سازی کریں گے۔

از غازیان ہر حد لرزد زمین پاچہ  
 بہر حصول مقصد آئندہ والہانہ  
 ہر حدی غازیوں سے زمین ہر قدر کی طرح لرزے گی۔ مقصد کو حاصل کرنے  
 کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔



از خاص عام آئینہ جمع تمام گردند در کار آن خیر ایند صد گونه غم افزانہ  
 عام خاص لوگ سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ اس کے کام میں سینکڑوں  
 قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

بعد از فریضہ حج پیش از نماز فطرہ از دست بستہ گزند از ضبط غاصبانہ  
 یہ واقعہ بڑی عید کے بعد اور (چھوٹی) عید الفطر کی نماز سے پہلے ہو گا۔ ہاتھ  
 سے گئے ہوئے علاقہ کو حاصل کر لیں گے اور جو انہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا ہے  
 رو دلائت سے بار از خون اہل کفار پیرے شو بہ یکبارہ جریان جاریانہ  
 دریائے اٹک کافروں کے خون سے تین مرتبہ یک بار بھر کر جاری ہو گا۔  
 پنجاب، شہر لاہور، کشمیر ملک منسلوہ دو آب شہر بجنو گزند غاصبانہ  
 پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ گنگا اور جمنا۔ شہر بجنو رپر مسلمان  
 غاصبانہ قبضہ کر لیں گے۔ (دو آب سے مراد دریائے گنگا اور دریائے جمنا ہے)  
 از دختران خوشتر از دلبران ملہ و گیرند ملک آل سو خلق مجاہدانہ  
 خوشتر اڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین آل عنیت میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔  
 بعد از عقبایں کار مغلوب اہل کفار مسرر فوج جرار باشند فاتحانہ  
 اس کام کے بعد کافر مغلوب ہو جائیں گے۔ جو سب شکر خوش ہو جاگا  
 اور فاتح ہو گا۔

ایں غزوۂ تابہ شش ماہ پیوستہ ہم شیراز مسلم بفضل اللہ گردند فاتحانہ  
 یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں میں گھلی ملی رہے گی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے  
 فضل سے فاتح ہوں گے۔

خوش می شو مسلمان لطف و فضل ہر ذوال خالق نماید اکرام از سطوت خالقانہ  
 مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو جائیں گے۔ ذات باری تعالیٰ



نطف و کرم خالقانہ فرمائیں گے۔

کشتہ نشوونہ جملہ بدخواہ دین ایماں کل ہند پاک باشند از رسم ہندوانہ  
دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے۔ تمام ہندستان  
ہندو گورنمنٹ سے پاک ہو جائے گا۔

ایک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت  
آں زلزلہ بہ قہر در ہند صندھیانہ  
ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ وہ زلزلہ قہر بن کر ہند اور  
سندھ میں نمودار ہوگا۔

یہ چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد  
ہندوستان کی طرح مغرب کی یعنی یورپ کی تقدیر خراب ہو جائے گی۔ تیسری  
عالمگیر جنگ تازہ ہو جائے گی۔

آں دوالف کہ گھتم آلفے تباہ گردد "راحمہ ساز یا بد برالف مغربانہ  
دوالف انگلستان اور امریکہ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک الف  
(انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس انگلستان پر حملہ کر دے گا۔  
جیم شکست خوردہ بار بار برآید آلات تار آرزند ہلک جھٹمانہ  
جرمنی یا جاپان عالمگیر جنگ دوم میں شکست خوردہ روس کے ساتھ برابری  
کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔ جنگ میں آتشیں ہتھیار بڑے ہلک قسم کے ہتھی  
استعمال کریں گے۔

راہم خراب شد از قہر سین سازد از امان یا بد از حیلہ و بہانہ  
روس بھی چین کے قہر و غضب سے تباہ ہو جائے گا۔ چین سے روس مکر  
اور بہانہ سے امان حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کاہد الف جہاں کو یک نقطہ نمونانہ  
الا کہ اسم یادش باشد مورتی حاکم



انگلستان اتنا تنباہ ہو گا۔ کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر اس کا نام اور ذکر کتب ہائے تاریخ میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیر۔ دیگر نہ مسافر از در بطریق راہبانیہ یہ انہیں غیبی سزا ملی اور خطاب مجرم حاصل ہوا۔ دوسرا کوئی شخص راہبوں کی طرح سر بلندی نہ کرے گا۔

دنیا خراب کر وہ باشندے ایمان گیرند منزل خود فی النار ووزخا ان لوگوں نے بے ایمانوں نے اپنی دنیا خراب کر لی ہے۔ آخر کار اپنی منزل ووزخا میں انہوں نے بنالی۔

رازے کہ گفتہ ام من رازے کہ سفتہ ام باشد برائے نصرت اسناد عائبانہ وہ راز جو میں بیان کر چکا ہوں وہ موتی جو میں پر و چکا ہوں یہ غیبی سند ہے اور میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی مدد یقیناً کریں گے۔ عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی کن پیری خدا را و قول قدسیانہ اسے مخاطب! اگر تو عجلت چاہتا ہے یا اللہ کی مدد چاہتا ہے۔ خدا کے لئے اللہ کے نیک بندوں کے قول کی پیروی کر۔

تا سال بہتری از کان زھوقاً آید ہمدی عروج سازد از تہد ہدیانہ حتی کہ بہترین سال اذ آجاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کانت زھوقاً والا سال آجائے۔ امام تہدی علیہ السلام تہدیانہ ہدایت والے عروج پکڑیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج تہدی عیان باشد ایں شہرت عیان نش مشہور در جہانہ اچانک حج کے ایام میں امام تہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ان کی ظاہر ہونے والی یہ شہرت دنیا میں مشہور ہوگی۔



زمین بعد از اصفہان و تہال ہم را بد عیسیٰ را بر تے قتلش آید ز آسمانہ  
اس کے بعد اصفہان شہر سے و تہال کا قریظا ہر ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے  
قتل کرنے کے لئے آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

خاموش باش نہمت سر رختی مکن فاش در سال گنت کنت کنت باشدین بیانہ  
لئے نہمت اللہ شاہ! خاموش ہو جاؤ تب کے رازوں کو ظاہر نہ کرو۔

(گنت کنت) پانچ سو اڑتالیس ہجری میں میں واقعات بیان کر رہا ہوں۔

ک - ن - ت - ک - ن - ز - ا

۲۰ + ۵۰ + ۲۰۰ + ۲۰ + ۵۰ + ۷۰ + ۱

= ۵۲۸، بحسب

## اولیاء اللہ کا علم، علم الہی ہوتا ہے

میرے بزرگو اور دوستو! ذات باری تعالیٰ قرآن مجید میں  
ارشاد فرماتے ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ  
تحقیق ہم نے انسان کو احسن تقویم میں تخلیق کیا۔ یعنی ہم نے انسان  
کو بہتر حسن و جمال بنایا یا پھر لوگوں کو جیسے ہم نے حضرت انسان کو  
مراتب خمسہ الہیہ کا جامع بنایا۔ خمسہ الہیہ کیا ہیں؟ :-

(۱) غیب مطلق (۲) غیب مضائق مطلق (۳) شہادت مطلق -

(۴) شہادت مضائق مطلق (۵) حضرت انسان (فی احسن تقویم)

۱۔ غیب مطلق جس کا نشان اہلبیان ثابتہ میں یعنی صورت علمیت ذاتی

علمی خود میں ان کو معلوم نہیں کیا جاتا۔ سب سے معلوم ہو کہ ذات باری تعالیٰ



کی معلومات ذات کے علم سے مقدم ہیں۔ اسی لئے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فرمایا کہ ذات باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات کے نفس سے ذات کو علم عطا کر دیا۔

۲۔ غیب مضاف مطلق جس کا نشان عالم ارواح ہے۔ یہ مجرد ہے۔ بسیط ہے۔ بے صورت ہے۔ بے حد ہے۔ لامتناہی ہے غرق الیاء سے پاک ہے۔ تجزئی اور تبعیض سے پاک ہے۔ یہ ظہور کا پہلا مرتبہ ہے اور مراتب کو نبیہ کا بھی پہلا مرتبہ ہے۔ جیسا کہ مرتبہ وحدت مجمل تھا۔ ویسا ہی یہ مرتبہ مجمل ہے۔

۳۔ شہادت مطلق جس کا نشان عالم ملک ہے۔ اسی کو عالم اجسام بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ظہور اتم کا درجہ ہے۔ جو تعینات ذات کے بطون میں موجود تھے۔ جب ذات نے انہیں ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو لباس اول جو اُن کو دیا گیا۔ وہ عالم ارواح یعنی غیب مضاف مطلق کا دیا گیا۔ جو غیر امتیاز بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ سے پس جب وہ ظہور اتم کے درجہ کو پہنچا۔ تو اس میں اِمْتِیَازُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ پیدا ہو گئی۔ اور یہ مرتبہ تجزئی اور تبعیض کو قبول کرتا۔

۴۔ شہادت مضاف مطلق یہ عالم شہادت کا مضاف ہے جس کا نشان عالم مثال ہے۔ یہ عالم مثال عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان ایکبرزخ ہے۔ اس کی ایک جہت عالم ارواح کے مشابہ ہے اور ایک جہت عالم اجسام کے مشابہ ہے۔ جو کچھ عالم ارواح میں مجمل تھا۔ وہی کچھ عالم مثال میں مفصل موجود ہے۔ بہ اعتبار اشکال تطیفہ عالم ارواح کے مشابہ ہے اور مقدار میں جو نسبتاً غلبہ



اجسام کے مشابہ ہے۔ عالم مثال کی وسعت کے سامنے یہ کائنات  
ایسے ہے۔ جیسے کہ ایک بڑے وسیع میدان میں ایک انگوٹھی رکھ دی  
جائے اس عالم مثال کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مثال مطلق (۲) مثال مقید۔ جسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں ہی

مثال مقید جسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں۔ وہی مثال مقید ہے۔ مثال  
مطلق کے دو الگ الگ برزخ ہیں۔ (۱) مثال امکانی (۲) مثال معانی

جو کچھ اس عالم میں ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ مثال مطلق سے نزول کرتا ہے۔  
تو اس کو مثال امکانی کہتے ہیں۔ پھر اس عالم سے عروج کر کے دوسرے  
عالم کی طرف عروج کرتا ہے۔ تو اس کو مثال معانی کہتے ہیں۔

۵۔ حضرت انسان جو غیب مطلق اور غیب مضاف مطلق اور

شہادت مطلق اور غیب مضاف شہادت مطلق کا جامع جمیع مراتب

ہے۔ پس ذات حق نے ان خمسہ الہیہ ہی کو أَحْسَن تَقْوِیْمٍ ارشاد

فرمایا۔ اور حضرت انسان انہی خمسہ جو اہر کا حامل ہے۔ پھر ارشاد ہوتا

ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ہ پھر پھینک دیا ہم

نے اس کو نیچوں سے نیچے۔ یعنی أَحْسَن تَقْوِیْمٍ کا جو ہر رکھ کر پھر سے

حجابات میں محجوب کر دیا۔ چونکہ بوجہ حجابات ہی یہ مراتب حضرت

انسان پر پوشیدہ رہتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ إِلَّا الَّذِينَ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مَكْرَهُ لَوْكَ جَوَابِ اٰیْمَانِ لَآئِکے اور صالح

عمل کئے یعنی ایمان ایسا لائے۔ کہ ایمان کے تینوں درجہ عَلِمُوا الْبَقِیْنَ

عَیْنُ الْبَقِیْنَ اور حَقُّ الْبَقِیْنَ حاصل کرنے کے بعد اعمال صالح

یہ چھ باتیں دور کیوں گئے۔ تو جب چھ باتیں دور ہو جائیں تو اس پر تمام



مراتب جن کا حضرت انسان جامع ہے۔ کھل جاتے ہیں جب مراتب کھل جاتے ہیں۔ تو اس پر اَحْسَن تَقْوِیْمٌ روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ انسانِ کامل ہے۔ ولی اللہ ہے۔ تو جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو دیکھتے کو بندہ ہے۔ مگر صفات ذاتِ باری تعالیٰ کے ہیں جیسے کہ آسیب زدہ کی مثال ناطق ہے۔ کہ دیکھنے کو آدمی ہے۔ مگر صفات آسمانی ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ حضرت رومیؒ نے فرمایا ہے

چوں پیری قادر شود بر آدمی      می بُرد از مرد و صفتِ مرد می  
پس جب صفات ذاتِ حق کے ہو گئے۔ تو بظاہر صورتِ انسان کی ہے۔ مگر صفات و شیون ذاتِ حق کے ہیں۔ پس اسی مقام پر حضرت رومیؒ نے فرمایا ہے

اولیاء اللہ اللہ اولیاء      یہی فرقہ درمیاں نبود و نہ  
جو اللہ کے ولی ہیں۔ اللہ ان کا ولی ہے۔ اللہ اور ولی کے درمیاں فرق کرنا جائز نہیں۔ چونکہ صفات بدل گئے۔ تو اب یہ مقام حاصل ہوا کہ جو اللہ کا علم ہے وہ ولی کا علم ہے۔ اور جو ولی کا علم ہے۔ وہ اللہ کا علم قرار پایا۔

دعا کریں۔ کہ ذاتِ باری تعالیٰ سب مومنوں کو دینِ اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں۔ آمین۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔  
تالیف و تصنیف

حافظ محمد مسرور نظامی۔ طبع لاہور (مغربی پاکستان)

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء



# تقریظ

زیر نظر کتاب مستطاب المستفی بہ پیشگوئی نعمت اللہ ولی کا  
بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ مجھے بید مسرت ہوئی۔ کہ متذکرہ بالا کتاب کی  
تالیف و تصنیف فاضل نوجوان جناب حکیم حافظ محمد سرور صاحب  
نظامی لدھیانوی نے پایہ تکمیل تک پہنچا کر شنگارن فن تصوف کی  
پیاس کو بجھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت قبلہ  
فحمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور و معروف صوفی  
باکمال اور عالم بے مثال تھے۔ جن کو علوم غریبہ اور فنون  
لطیفہ میں انتہائی دسترس تھی۔ جس کا زندہ ثبوت آپ کی یہ  
پیش گوئی ہے۔ مؤلف موصوف کو چونکہ علم تصوف و عرفان  
میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ اور ان کی تربیت حضرت  
العلامہ ابوالخفائق پیر السید امانت علی شاہ چشتی نظامی سجادہ نشین  
آستانہ بیت الامان مغلیہ گنج لاہور نے بطریق احسن کی تھی۔ فقط

خادم العلماء والفقراء

(حکیم) السید وارث الجیلانی

(فاضل ملکہ معظّمہ) ادارہ قیضان پبلیشنگز کاٹونی

لاہل پور

